تعلیماتِ صوفیائے مدار پر مبنی ایک نایاب کتاب

سترہویں شریف

جدید ایڈیشن

(حصہ 1 تا حصہ 2)

افکار صوفیاء

مصنف

حضرت بابا حیدر شاہ ارغونی علیہ الرحمہ

(متوفی: 1395ھ)

محشی

مفتی محمد ہاشم

(ریسرچ اسکالر، ریسرچ سینٹر، کراچی)

ناشر

مکتبہ تحقیقاتِ قطب مدار، کراچی۔

Madaarimedia.Com

MADAARI MEDIA
دم مدار بیڑا پار
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

تعلیماتِ صوفیاء کرام پر مبنی ایک نایاب کتاب "ستر ہویں شریف"

(تخریج شدہ، جدید ایڈیشن)

ستر ہویں شریف

افکار صوفیاء

(حصّہ 1 تا 2)

Madaarimedia.Com

مصنف: حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی علیہ الرحمہ

(متوفی: 1395 ہجری)

محشی: مفتی محمد ہاشم

(ریسرچ اسکالر: دی ریسرچ سینٹر، کراچی)

مکتبہ تحقیقات قطب مدار

کراچی

سلسلۂ اشاعت نمبر 05

بیاد: قطب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی:838ہجری)

(جملہ حقوق بحق محشی محفوظ ہیں)

نام کتاب : سترہویں شریف (افکار صوفیاء)

مصنف : حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی علیہ الرحمہ

محشی : مفتی محمد ہاشم

(ریسرچ اسکالر: دی ریسرچ سینٹر، کراچی)

تقریظ : پروفیسر محمد آصف علیمی قادری مدظلہ العالی

(بانی: العلیم فاؤنڈیشن ٹرسٹ، مکتبہ علیمیہ کراچی)

طبع اوّل : جمادی الاوّل ۱۴۳۳ھ بمطابق 2012ء

کمپوزنگ : قاضی معین احمد

دی ریسرچ سینٹر، کراچی (0301-3815991)

طباعت : نیو مجاز پریس بوہرہ پیر، کراچی۔ فون: 32762319

تعداد : ۱۰۰۰

ناشر : مکتبہ تحقیقات قطب مدار، کراچی

ملنے کا پتہ : گلی نمبر 3، رامسوامی، ملت نگر، شاہ مدار اسٹریٹ،

نادرا آفس والی گلی کراچی۔ موبائل: 0334-3351709

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	عرضِ ناشر	5
	تقریظ جلیل	6
	دیباچہ	8
	محشی کے قلم سے.....!	9
	تعارف مصنف	10
	تعارف محشی	12
	مجلس اوّل ﴿1﴾:	13
	فقیر کی تعریف	14
	مقام فقر کے جلوے	14
	فقر اور جہالت	15
	فوائد سترہویں شریف	20
	ختم شریف مجلس اوّل	21
	مجلس دوئم ﴿2﴾:	22
	مرتبہ مدار اور احادیث کریمہ	23
	مرتبہ مدار اور اقوال صحابہ و صالحین	24
	بیعت اُویسی کی حقیقت	25
	شیطانی وسوسہ	26
	حدیث کریمہ ((موتوا قبل ان تموتوا)) کی تشریح	28
	مقام صمدیت	29
	صاحب مدار کے اختیارات	30
	نصیر الدین کی سچی توبہ	32
	''نصوح'' نامی شخص کی توبہ کا دلچسپ واقعہ	33

	ملنگ بروزن پلنگ کی وضاحت	36
	مراتب ولایت	37
	اوتاد کی تعریف	38
	ابدال کی تعریف	38
	زاہد کی تعریف	38
	اللہ تعالیٰ کی اولیاء سے محبت	40
	دنیا کی محبت	44
	صوم وصال کا معنی	46
	جمال رب لم یزل	46
	تعارف بایزید بسطامی علیہ الرحمہ	49
	وصال	53
	تعارف خاندان سید بدیع الدین علیہ الرحمہ	57
	ولادت شریف	57
	تعلیم وتربیت	57
	بیعت وخلافت	58
	ہندوستان تشریف آوری	59
	وصیت قطب مدار	59
	وصال	59
	سلاسل قطب مدار	62
	() عاشقان مدار	62
	() طالبان مدار	63
	() دیوانگان مدار	63
	() خادمان مدار	63
	ختم شریف مجلس دوئم	63
	کتابیات	64

عرض ناشر

الحمدللہ! مکتبہ تحقیقات قطب مدار، کراچی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ہم نے سلسلہ بدیعیہ المعروف مداریہ (منسوب حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمن) سے متعلق کتاب ''سترہویں شریف'' بنام افکار صوفیاء کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ مگر حالات کی ستم ظریفی اور اپنوں کی بے رُخی کی وجہ سے کم وبیش 200 سال سے سلسلہ بدیعیہ کے صوفیاء کرام کا علمی ذخیرہ جو حقیقی معنوں میں متقدمین صوفیاء کرام کی تعلیمات کی تشریحات پر مبنی تھا، اُسے آج تک صحیح معنوں میں زیور طباعت سے آراستہ نہیں کیا گیا...!

عاجز سمجھتا ہے کہ ہم نے اس سلسلہ کے پیشواؤں (حضرت بایزید بسطامی، حضرت سید بدیع الدین قطب مدار، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہم الرحمہ) کے ساتھ اجتماعی طور پر علمی و تحقیقی زیادتیاں کیں ہیں، جس کی وجہ سے دین اسلام اور بالخصوص اہلسنت والجماعت کو یہ نقصان پہنچا کہ اس سلسلہ طریقت سے جاہل و بےعمل حضرات نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر اسے دنیاوی ونفسانی مقاصد کے لیے استعمال کیا اور پھر تاریخ گواہ ہے کہ خرافات وبدعات اس سلسلہ کی پہچان بن گئی....! راقم سمجھتا ہے کہ اب اس نقصان کی تلافی کا وقت آچکا ہے اور ہم اس سلسلہ طریقت کے پیشواؤں کے حضور اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کریں اور اس سلسلہ روحانیہ سے متعلق کتب ورسائل کی اشاعت کو یقینی بنائیں۔

راقم یہ بات بڑے وثوق سے کہتا ہے کہ اب تک مندرجہ ذیل کتب پاکستان میں زیور طباعت سے محروم رہی ہیں، انشاءاللہ اب مکتبہ تحقیقات قطب مدار، کراچی کے زیرِ اہتمام ان کتب کو جدید تحقیقی انداز سے اشاعت کیا جائے گا۔

(۱) مدار اعظم، (۲) تاریخ مدار عالم، (۳) تذکرہ بدیعیہ، (۴) گلزار مدار، (۵) ضرب یداللہ، (۶) فیضان قطب مدار اہل بیت۔

عبدالرشید مداروی

ناظم: مکتبہ تحقیقات قطب مدار، کراچی

تقریظِ جلیل

محترم المقام، مجاہد اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا

پروفیسر محمد آصف خان علیمی قادری دامت برکاتہ العالیہ

(بانی: العلیم فاؤنڈیشن ٹرسٹ، مکتبہ علیمیہ کراچی)

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت، علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی نے راقم الحروف سے بذریعہ فون فاضل نوجوان، مولانا محمد ہاشم حقانی نقشبندی زید مجدہ رابطہ کروایا۔ پہلی ہی بالمشافہ ملاقات میں موصوف کی مخفی صلاحیتوں کا اندازہ ہوا تو پھر ملاقاتوں کا طویل سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس دوران راقم نے موصوف کی ایک علمی کاوش بنام ''گلدستہ احادیث'' (حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب چالیس احادیث پاک کا مجموعہ) ''مکتبہ علیمیہ، کراچی'' سے شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

عزیزی و محبی فاضلِ جلیل، علامہ مولانا محمد ہاشم حقانی نقشبندی زید مجدہٗ نے فقیر بندہ بے توقیر سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کتاب ''افکارِ صوفیاء، مجلس اوّل ودوئم'' کے لیے

کچھ تحریر کروں۔ کتابِ مذکور کا راقم الحروف نے جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ اس کتاب کے مصنف حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغونی علیہ الرحمہ (متوفی:۱۳۹۵ہجری) ہیں۔ کتاب کا اصل نام ''سترہویں شریف'' ہے، جس میں سترہ مجالس کا بیان ہے۔ تعلیماتِ صوفیاء کرام پر مبنی یہ ایک نایاب کتاب ہے۔ اس کتاب کے مصنف نے دیباچہ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کا مقصد نا صرف سلسلہ بدیعیہ، مداریہ کے معتقدین کو راہِ ہدایت دیکھنا ہے بلکہ عوام الناس کو بھی مستفیض کرنا ہے۔ مصنف نے کتاب ہذا کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جن امور کے سبب راہِ سلوک کی منازل میں ارتقاء حاصل کیا اور روحانیت کی باریکیوں کو پہچانا، اُن سب کو میں نے اِس میں مختصراً قلم بند کر دیا۔

یہ دور بڑی شدت سے تحقیق کا تقاضا کر رہا ہے۔ ماضی میں لکھی جانے والی کتابیں اگرچہ کتاب و سنت کے دلائل پر مبنی تھیں مگر تخریج سے مُبَرّا ہونے کی بناء پر عموماً چیلنج کی جاتی تھیں۔ تحقیق و تخریج کا رواج عصرِ حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اختیار کیا گیا جو اھلسنت کی بقاء و سلامتی کیلئے نیک شگون ہے۔ عالم نبیل، علامہ مولانا محمد ہاشم حقانی نقشبندی زید مجدہٗ کی جانب سے کتاب پر'' تحقیق و تخریج و تسہیل'' نے اسے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یقیناً یہ ایک جاں گُسل کام تھا جسے علامہ موصوف زید مجدہٗ نے بحسن و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ فاضل جلیل علامہ مولانا محمد ہاشم حقانی نقشبندی زید مجدہٗ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور مستقبل میں بھی انہیں اس طرح کی علمی و تحقیقی کاوشیں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

خاک پائے علماء اہل سنت

محمد آصف خان علیمی قادری

دیباچہ

موجودہ دور کے عوام میں جو بے چینی، افراتفری اور انتشار پایا جاتا ہے اس کے پیشِ نظر یہ کتاب شائع کی گئی ہے تاکہ اس سے مداریہ سلسلے کے معتقدین کے علاوہ دوسرے لوگ بھی استفادہ حاصل کرسکیں اور ان کو ذہنی سکون میسر ہو۔

اس کتاب کو شائع کرنے سے کوئی مالی منفعت حاصل کرنا نہیں ہے، بلکہ اہل سلسلہ کو راہِ ہدایت دکھانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اس نیک ارادے میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین.

احقر

(مصنف) فقیر حیدر علی شاہ ارغوانی

درگاہ غازی کمال شاہ

ڈاکخانہ ٹنڈو جان محمد خاص،

ضلع میر پور خاص، تھرپارکر، سندھ

Madaarimedia.Com

محشی کے قلم سے......!

موجودہ حالات میں ہر شخص اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر سرگرداں ہے، جس کی بدولت ہر شخص روحانی کیفیات سے دور ہوتا جارہا ہے۔ اس کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے عاجز نے یہ محسوس کیا کہ اس کمی کو دور کیا جائے اور اس انسان کو اللہ تعالٰی کے قریب کیا جائے، جس کے لئے تعلیمات صوفیاء وافکار صوفیاء سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، یہی وہ افکار ہیں جس کی بدولت ہمیں تاریخ اسلام میں کوئی ابن عربی، امام غزالی، حضرت سلطان باہو علیہم الرحمہ جیسی مقتداء شخصیات جابجا ملتی ہیں، اسی کمی کو دور کرنے کے لیے عاجز نے افکار صوفیاء پر مبنی شہرہ آفاق تصنیف "سترھویں شریف" کا مکمل اور آسان وسلیس ترجمہ اور تحقیق وتخریج کرنے کی کوشش کی تاکہ ہمارے وہ بھائی جو اس سلسلہ روحانیہ سے فیض کے طالب ہیں، اُن کے لیے اس فیض کو حاصل کرنے میں آسانی ہوجائے۔

خصوصیات:

(1)۔ کتاب "سترھویں شریف" میں درج آیات کریمہ اور احادیث مقدسہ کی مکمل تخریج (حوالہ جات "E-M") کا بھی اہتمام کیا، اور ساتھ ہی ساتھ اُن حوالہ جات میں عربی ہندسوں (۳-۲-۱) کی بجائے، معروف ہندسوں (3-2-1) کو استعمال کیا ہے۔

(2)۔ کتاب ہذا کی تسہیل کو مدنظر رکھتے ہوئے حاشیہ کا اہتمام، تاکہ قارئین کو کتاب ہذا کا اصل متن سمجھنے میں آسانی ہوجائے، اور اصل متن ذکر کرنے سے پہلے عاجز نے علامت کے طور پر (مصنف)، اور حاشیہ کی صورت میں ((محشی)) کی علامت استعمال کی ہے، تاکہ قاری مصنف اور محشی کی تحریرات میں فرق کرسکے۔

ان شاءاللہ یہ کتاب دورِ حاضر کے مطابق جدید ودل کش انداز میں سلسلہ مداریہ کے مریدین ومعتقدین ومحبین کے لئے ایک نایاب تحریر ہوگی۔

((محشی)) مفتی محمد ہاشم

ریسرچ اسکالر: دی ریسرچ سینٹر، کراچی

تعارف مصنف

نام: قادر بخش عرف بابا حیدر علی شاہ

مقام پیدائش: شہر بھٹنڈا، صوبہ پنجاب، انڈیا

تحصیلِ علم:

آپ کے والد ماجد نے آپ کو حضرت صوفی باصفاء، زبدۃ العارفین جناب علی محمد شاہ علیہ الرحمہ کے سپرد کر دیا، جہاں بابا حیدر علی شاہ نے اپنی ابتدائی تعلیم مکمل فرمائی، اس کے بعد مرشد کامل کی صحبت سے مکمل فائدہ حاصل کرتے ہوئے آپ نے منازل سلوک کی جانب پیش قدمی فرمائی اور جب مرشد کامل نے آپ کی دلچسپی کو ملاحظہ فرمایا اور خصوصی طور پر آپ پر توجہ فرمائی اور آپ کو میدانِ روحانیت کا ایک عظیم شہسوار بنا دیا۔

پاکستان تشریف آوری:

قیام پاکستان کے بعد حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی: 1395 ہجری) علیہ الرحمہ ہندوستان سے ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لے آئے، یہاں آپ علیہ الرحمہ نے صوبہ سندھ کی سرزمین کو اپنے پاکیزہ قدموں سے منور فرمایا اور حضرت صوفی باصفاء، زبدۃ العارفین جناب علی محمد شاہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ وسلسلہ بدیعیہ مداریہ کے گدی نشین حضرت پیر کامل، مرشد حق پیر نواب علی شاہ علیہ الرحمہ (حیدرآباد) کی صحبت کو اپنا مقصد زندگی بنا لیا، اور تا حیات حضرت پیر نواب علی شاہ علیہ الرحمہ کی صحبت بافیض میں رہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

راقم ان لوگوں سے بالمشافہ ملا، جنہوں نے آپ کی صحبت حاصل کی ہے، ان احباب کا

کہتا ہے کہ حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ ایک باعمل صوفی تھے، مکمل شریعت کی پابندی فرماتے تھے، اور سلسلہ طریقت بدیعیہ مداریہ کے تمام معاملات پر سختی سے کاربند تھے، جن کی بدولت آپ مقام فنافی الشیخ پر فائز تھے۔

عاجز نے ضروری سمجھا کہ اس مقام پر ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کردوں کہ ہمارے بعض اہل سلسلہ مداریہ سمجھتے ہیں کہ حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ صرف اور صرف ایک ملنگ ہی تھے، جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض ملنگ حضرات کا طریق کار ہے کہ بالکل ہی شریعت مطہرہ سے آزاد......!

مگر حضرت بابا حیدر علی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ کا معاملہ اِن حضرات سے بالکل ہی مختلف رہا ہے، راقم نے جب سترہویں شریف کا مطالعہ شروع کیا، تو بعض نے تو منع ہی کردیا کہ مولانا صاحب اس کتاب کے مطالعہ گریز کریں......!

مگر عاجز نے اس کتاب کو سمجھنے کی خاطر مسلسل جدوجہد جاری رکھی تو راقم الحروف اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کتاب کے مصنف ہرگز کوئی عام آدمی نہیں ہوسکتے۔ جس کتاب میں متقدمین صوفیائے کرام اور علمائے کرام کے حوالہ جات درج ہوں، اور سابقہ صوفیاء کرام کی ابحاثِ روحانیہ پر مکمل شرح وبسط کے ساتھ کلام کیا گیا ہو تو اس سے صاحب کتاب کے علمی و تحقیقی مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے......!

وفات:

حضرت بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ نے ٹنڈو جان محمد خاص، ضلع میر پور خاص، تھرپارکر، سندھ میں 14/ذیقعد بمطابق 1973ء انتقال فرمایا اور آج بھی آپ کا مزار شریف مخلوق خدا کے لیے مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

((محشی)) مفتی محمد ہاشم

ریسرچ اسکالر: دی ریسرچ سینٹر، کراچی

تعارف محشی

سترہ جولائی کو نواب شاہ کے متوسط خاندان میں جنم لینے والے محمد ہاشم کو ابتداء ہی سے دینی تعلیم سے رغبت تھی ، جس کی بڑی وجہ ان کا خاندانی پس منظر تھا ، محمد ہاشم کا خاندان ، دیندار خاندان ہے ، انہوں نے ابتدائی تعلیم نواب شاہ میں حاصل کی جس کے بعد حصول علم کا شوق انہیں کراچی لے آیا ، کراچی میں انہوں نے ''دارالعلوم نعیمیہ'' میں داخلہ لیا اور 2005 میں علوم شرعیہ میں ڈگری حاصل کی ، 2006ء میں کراچی بورڈ سے علوم شرقیہ کے امتحانات امتیازی نمبروں میں پاس کئے ۔ 2007ء میں ''سندھ یونیورسٹی ، جامشورو'' سے اسلامیات اور عربی میں (M A) کیا ، اور پھر ساتھ ساتھ اپنی عملی زندگی کا آغاز ''المقصود انسٹی ٹیوٹ فار اسلامک اینڈ ماڈرن سائنسز'' سے بطور لیکچرار اور وائس پرنسپل کی خدمات سے کیا ، اور ساتھ ہی ''القائم اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (پاکستان) ، راولپنڈی'' کے ''ریسرچ پروگرام'' میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے ، آپ نے ''انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ، اسلام آباد'' کے ''عربک ایڈوانس'' پروگرام میں بھی داخلہ لیا ، اور اُسے اچھے نمبروں سے پاس کیا ، اور فی الوقت ''دی ریسرچ سینٹر ، کراچی'' میں بطور ڈائریکٹر اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں ، اس کے ساتھ ساتھ ایک ویب سائٹ وائس آف پیپلز (www.vofp.pk) پر بحیثیت ''مفتی اور اسلامک ریسرچ اسکالر'' لوگوں کے مسائل کے جوابات تحریر کرتے ہیں ، اس کے علاوہ مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد (روزنامہ اُمت ، ایمان ، مقدمہ ، وکٹوریہ ہفت روزہ ہماری جدوجہد ، تسخیر اور ماہنامہ مرأۃ العارفین میگزین ، ماہنامہ سبب کراچی وغیرہا) میں فکری و تحقیقی کالم بھی لکھتے ہیں ، اور ساتھ ساتھ ترجمہ و تسہیل کے امور سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں ، اس لیے وقتاً فوقتاً تحریر ہی کے ذریعے لوگوں کی اصلاح و فلاح کے امور بھی بڑی ہی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں ۔

سید اظہر حسین (چیف ایڈیٹر وائس آف پیپلز)

مجلس اول 1:

(مصنف) حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی: 1395 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ:۔ ﴿فسئلوا أهل الذكر ان كنتم لا تعلمون﴾ اگر تو نہ جانتا ہے تو کسی صاحب حال سے جان لے۔ بطور عادت ممکن نہیں مرید ہو کر مراد حاصل کر لے کسی بزرگ کا مقولہ ہے۔ بیت

کلمہ گفتن ہر دو عالم در شریعت لازم است — گر گوید گر دو ورنہ گوید کا فراست

اے طالب! رہبر کی ہدایت پر شوق دل سے مشق کر کے بعبادت حاصل کر لے، حسن جمال پاک کلمہ سے تیری چشم و دل منور ہو جاوے، اے طالب! باہوش ہو جا یہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار و خس کا۔ جان لے بلکہ اپنی سمجھ سے آپ کچھ بھی نہ پا سکے مثال اندھیرا اور چراغ جان لے۔ بیت

نہیں یہ کام دعوے سے ہو حاصل — مگر جس دل میں ہووے عشق داخل

نہیں یہ کام دعوے سے نکلا — ارے جا عشق کا جام دل سے بھرلا

بزرگان دین کا مقولہ دوسرا یہ ہے بیت

اے بدعوٰی نمی برآید کار — رو بمعنی دے زعشق برار

جسے اس راہ میں ہو شوق محبت — اسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ

واسطے حصول طالبان صادق الاعتقاد کے لیے مفدم مجلس یعنی سترھویں شریف شہنشاہ قطب

الاقطاب المدار قدس سرہٗ کے فقر و رسول نما کا طریقہ کے کل رموزیں آیت و نیت وغیرہ کا مجموعہ عنوان چندیں اختصار اور کئی معتبر کتب کی حوالت سے طوالت بخش ہوگی۔ بیت

وقت کوتاہ گاؤں دور — محنت کر پہنچوں ضرور

اے طالب! دریا کوزہ میں نہیں سماتا ہے۔ اگر غور کر کے دیکھیں تو دریا کوزہ میں ہے چونکہ قطرہ ہی دریا۔ دریا ہی قطرہ ہے حق شناس بزرگان دین یوں ہی تحریر کئے جاتے ہیں

چلنے والے اس راہ دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکیں اور تیراک اس دریائے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکیں، اللہ تعالیٰ اثر اس تصوف تحریر کا دلِ محبان ثابت قدم پر غالب لادیں کہ کاررفاہیت اُنکا بنجاوے یہ کتاب لاجواب مثل آفتاب سترہ مجلس جلد دویم ہے۔ بیت ۔

رہبر راہِ حق ہے کام اس کا ۔۔۔ سترہ مجلس یہ ہے نام اس کا

جو کوئی اسکی رہ میں رکھے قدم ۔۔۔ شلو عیش وہ پاوے ہمدم

((محشی))

قولہ تعالیٰ: ﴿ فسئلوا اھل الذکران کنتم تعلمون ﴾ (پارہ:17، سورہ الانبیاء، آیت نمبر:7)

حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ قطب الاقطاب المدار قدس سرہ یعنی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار (متوفی:838ہجری) علیہ الرحمہ کے فقر کی وضاحت فرمائی ہے، اس لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار (متوفی:838ہجری) علیہ الرحمہ کے فقر کو سمجھنے سے پہلے فقر کی بنیادی تعریفات وتشریحات سے واقف ہو جائیں۔

فقیر کی تعریف:

سلطان الفقر، برہان الواصلین حضرت سلطان باہو (متوفی: 1102 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "فقیر وہ ہے جو عامل شریعت، شہسوار طریقت، ناظر حقیقت"۔

(محک الفقر کلاں، عنوان: شرح ذکر کل.....الخ، صفحہ 119، مطبوعہ: العارفین پبلی کیشنز، لاہور)

مقام فقر کے جلوے:

جب بندہ مؤمن اس گوہر نایاب یعنی" فقر" کو پالیتا ہے، تو اس کی کیفیات عام انسانوں جیسی نہیں رہتی بلکہ وہ تو اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جس کی طرف سلطان الفقر، حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کچھ یوں اشارہ فرماتے ہیں" ہروہ شخص جو فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدم رکھتا ہے، اس کو ظاہری باطنی علم علوم مفہوم معلوم ہو جاتا ہے۔ علم راہ (فقر کے لئے) لازمی ہے، اور بے علم عالم گمراہ ہوتا ہے۔ علم رفیق اور مونس جان ہے اور بے علم زاہد شیطان ہے۔ علم

نں لوگوں کو ہدایت کرنے کی خاصیت ہے۔ عالم حدیث بیان کرکے لوگوں کو نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور بے علم زاہد ابلیس ہے۔ علم کیا چیز ہے؟ علم شریعت عین توحید ہے اور علم شریعت راہ فقر کے بغیر سراسر پریشانی ہے"۔ مزید سلطان العارفین حضرت سلطان باہو (متوفی: 1102 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "مرشد کامل وہ ہے کہ "جس کسی کو وہ نوازنا چاہے، تو ایک ہی نظر میں اُسے اپنے مرتبہ کے برابر کردے اور اس کی نظر سے اللہ تعالیٰ کے نام کی تاثیر طالب اللہ کے وجود میں ایسی ہو جائے کہ دُنیا و آخرت میں ماسوی اللہ کی طلب اس کے دل سے اُٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا اسم اس کے وجود کو ایسا پاک کردے، جیسا کہ دریا کا جاری پانی (میل کچیل دھوڈالتا ہے) ایسا (نو اختۂ مرشد) مرید جس مرتبہ پر بھی پہنچے اس کے لائق ہے (ہاں وہ) انبیاء علیہم السلام، اصفیاء، جلیل القدر اصحاب رضی اللہ عنہم، فقرائے ہدایت یافتۂ خدا، پرہیز گاروں، خدا کے دوستوں، مجتہد امام، صاحب روایت باعمل علماء کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا"۔ (محک الفقر خورد، باب: تمہید، صفحہ 17، مطبوعہ: حق باہو منزل، لاہور)

فقر اور جہالت:

جب انسان فقر کی تمام منازل بتدریج طے کرتا ہے، اُس کے مراتب ربِّ کائنات کے نزدیک کچھ اس ہو جاتے ہیں کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو (متوفی: 1102 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "فقیر کے ان مراتب کو احمق اور دل کا اندھا کیا سمجھے؟ اور جسے معرفت خداوندی کی خبر نہ ہو۔ دنیا کا طالب ہو، اور حیوان پریشان اور بیل گدھے کی مانند ہو، جس وجود میں خدا کا ظہور ہو، وہ خاصہ نور ہے، قرب و وصال خداوندی کا طلب گار الٰہی ہمیشہ خوش و خرم اور اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے"۔

"وہ ایک نظر میں اللہ تعالیٰ کے طالبوں کو سبق دے دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے طالب دلی توجہ سے اس علم علوم کو پڑھتے ہیں، اہل بدعت اور شرمندہ طالب اس رمز کو کیا جانے؟ اس راہ پر چلنے کیلئے طالب صادق کی ضرورت ہے، جو علم علوم کی اس صفت سے متصف ہو، اور عامل

ہو، دانشمند ہو، مال اندیش ہو، نکتہ رس ہو، مشکل کشا ہو، وگرنہ ہزار ہا ہزار جاہلوں کو ایک نظر سے دیوانہ بنا دینا کونسا مشکل کام ہے، طالب علم تحقیقات کے مشاہدہ کے امتحان کے سوا قرآن و احادیث کے موافق صرف اسم اللہ ذات کی وحدانیت کے تسلیم کرنے سے طالب مولیٰ نہیں کہا جاسکتا، خواہ وہ کتنا ہی رافع ہو جائے، لیکن جاہل اس راہ پر نہیں چل سکتا، یہ فقر محمدی ﷺ ابدی دولت وسعادت ہے، اور دائمی نعمت جو اہل علم اور زندہ دلوں کا نصیب ہے"۔

((محک الفقر خورد، باب تمہید، صفحہ 35 تا 37، مطبوعہ: حق باہو منزل، لاہور)۔))

(مصنف) اے طالب! غوطہ خور دریا میں غوطہ مار کر موتی نکالتے ہیں۔ ناواقف دیکھنے والے حیرت سے سر پر ہتڑ مارتے ہیں اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو اس ہی کہنے اور سننے کی برکت سے۔ اس لئے یہ نسخہ تصنیف حضرت حقائق کو آگاہ معرفت دستگاہ عالی جناب مولانا و مرشدنا صاحب علی محمد شاہ سرگروہ گدی نشین مرحوم قدس سرہ کے دست مبارک سے باجازت چند قلمی رسالہ جات کتب قدیم فارسی تضمین اور دکھنی وہقانی زبان میں 1332 ہجری میں سرفراز کئے تھے یہ کتب قلمی کا مجموعہ اور کتب تواریخ وغیرہ اور جو کچھ دانش میں طالب علموں کی محبت میں پہنچا تھا۔ اور دوسرا سیر درویشی میں کامل الاکمال صاحبان تصوف عالی خیال ورموز عارفاں کی ملاقات میں جو کچھ سینہ بسینہ راز درویشوں سے درویشوں از راہ محبت حقیقی میں جو میسر ہوا تھا سیر ڈھائی جگہ یعنی 32 سال میں جملہ مضمون بھی درج کتاب ہذا ہے۔ اور جو بزرگان روشن ضمیر زندہ دل صاحب مجاہدہ مشاہدہ سے از روئے فیض بخشی میں مکرر پایا تھا استنباط کر کے موقع بہ موقع ہندی زبان میں ارقام کیا۔ اس سترہویں شریف سترہ جز تحریر کرتے وقت بتاریخ 13 محرم 1350 ہجری میں بوقت شب ایک درویش سراپا منور بزرگ صورت بالکل ضعیف و ناتواں حالت یکایک تکیہ پر برآمد ہوئے میں نے اُنکی ضعیفی و بالاشان کو دیکھ کر جائے بہتر پر نشست کے واسطے فرمایا صاحب موصوف نے انکار کیا اور جائے خالی پر بیٹھ گئے بلکہ آپ کی زبان کو گویائی سے بند پایا اور باشارہ مجھے نزدیک طلب کر کے پاس بٹھلایا اور دست شفقت میرے سینہ اور

پشت پر ہاتھ پھیرے پھر فقیر حقیر نے پوچھا یا حضرت آپ کا اسم گرامی کیا ہوگا مظہر کیجئے آپ نے جواب ہی نہ دیا بلکہ اشارہ کیا کہ پانی لا دیں۔ لاؤ نگا پھر اس کم ترین نیاز حوصلہ ایک لوٹھ بھر پانی اور آبخورہ لایا پھر اپنے دست مبارک میں لے کر ایک پیالہ پانی سے پُر بھر کر از راہ عنایت پہلے مجھے دے دی میں نے بہتری و بزرگی بالا شان کو جان کر دست راست میں لیا اسی وقت پینے کے واسطے اشارہ کیا وہ قدح لبریز پی کر مسرور ہوا بعد ازاں وہ حضرت نے بھی ایک پیالہ پانی بھر کر پانی پی گئے پھر فقیر نے نہ فہیدگی سے زبان کو گویا کیا کہ یا حضرت آپ کے لئے کچھ دودھ شکر لاؤں نہ آپ نے خاموش رہے پھر میں نے بطور اجازت مکان بھنڈار خانہ سے دودھ لینے گیا طاقچہ سے شیر و شکر اٹھا لائے یہاں تک آپ کو اس جائے نشست پر نہ پایا بلکہ مکان کے صحن میں باولی کے قریب دیا چو دیواری حلقہ میں اور برآمدہ میں نہیں ملنے سے تکیہ کے قطب دروازہ سے نیچے اتر کر لوگوں سے کہہ کر گلی گلی کا تلاش کروایا اور قصبہ و علاقہ کی ہر کوچہ کی مندروں سے اور مساجد کے مسافر خانوں سے ڈھونڈوایا چونکہ بسبب دردمندی درویش کے ایسا ضعیف شخص اور بالکل ایسی اندھیری شب کے وقت کہاں چلے گئے بلکہ ہر ایک جائے سے دوری پہنچی کہ ایسا بڑا آدمی کس دوکان یا سرائے دیا برسر راہ کہیں پتہ نہیں ملتا ہے۔ القصہ ایسی کیفیت کے سنتے ہی اس کم ترین کو بڑا افسوس ہو گیا کہ یہ ضعیف ناتوان حالت کا شخص اور یہ اندھیری رات ہو بہو دیدار بتا کے گم گشتہ حالت کہاں غائب ہو گئے اور میں حاصل کلام ان کے نام سے بھی واقف نہیں ہوا رنجیدہ خاطر سے میرا دل شب و روز پراگندہ ہی تھا ایک ہفتہ تک اسی جستجو میں کٹی بعد ازاں ماہ صفر کی نوچندی جمعرات پیش رو ہوئی۔ یہ ناچیز درویش نے برائے آں بزرگ کی دیدار بار دیگر دیکھنے کے لئے ایک وظیفہ مقرر کر کے صدق و محبت سے فاقہ کشی میں آٹھ پہر میعاد ٹھہرا کر استخارہ کی آیت معظم کا ورد شروع کیا پہلے سوا سو بار درود شریف بعد ازاں ان کلمات سے آغاز کیا "یا حی یا قیوم المدار هو القرار" پھر دو رکعت نماز نفل۔ رکعت اوّل میں اکیس بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ تکاثر سات بار اور دوسری رکعت میں اکیس بار سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص

بعدازاں سلام کے ایک تسبیح درودشریف اور ختم حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کے بخش کر مراقبہ کیا پھر عالم رویا میں وہی بزرگ نمایاں ہوئے۔ فقیر حقیر کا ایک روحی لق لقہ تو لگا ہی تھا دیدار ہو بہو دیکھ کر گویا ہوا کہ یا حضرت آپ کو تکلیف دی خفگی معاف فرما کر کرم بخشی کیجئے۔ آپ اپنے نام سے آگاہ کر دیجئے۔ چونکہ میں نے بار اوّل میں بھی گویا تھا کہ یا حضرت آپ اپنے نام سے آگاہ نہ کیا بلکہ بفضل خدا دیدار بازی ہونے کے علاوہ کچھ شیر کا ذکر کر کے لائے یہاں تک آپ کو نشست پر نہ پایا وعدہ وفائی کیوں نہ کی اسی واسطے رنجیدہ خاطر ہوں بغیر ادصاف آپ کے جستجو ہے۔ پھر آنحضرت اپنی میٹھی زبان سے یوں فرمائے اے فرزند ارجمند تیری فاقہ کشی میں عابد ہو کر عبادت کیا کرتا ہے تو ہمارا کام یہی ہے کہ علمی دانش کے واسطے وبا اشتیاق دیدار کے لئے ازراہِ محبت جو شخص فاقہ کش ہو کر عبادت ذوالجلال والاکرام کرتا ہے اسی واسطے ہمیں پُر سان حال صاحب استخارہ کے لئے روشن ضمیر کیا ہے یعنی وہ صاحب جلال ہے جب کرم کی نظر کرتا ہے ہم کو اُسی وقت آگاہی ہوئی جاتی ہے۔ جیسا کہ مخلوق خداوند تعالیٰ میں دستگیری کو پہنچتے ہیں اور ہمارا نام نامی عبدالغفور عرف بابا کپور گوالیار ہے۔ میں نے بار اول میں بھی آپ سے گویا ہوا تھا کہ یا حضرت آپ اپنے نام سے مجھے آگاہ نہ کیا بلکہ بفضل خدا جمال مبارک کی دیدار بازی ہونے کے علاوہ اس کے کم ترین نے شیر کا ذکر کیا مکان بھنڈار خانہ سے دودھ لائے یہاں تک آپ کو نشست پر نہ پایا ہر گاہ ہم نے تلاش کی پر آپ کو نہ پایا۔ پھر یا حضرت آپ نے وعدہ وفائی کیوں نہ کی۔ پھر آنحضرت امام الطریق عاشقاں نہ شعبہ عبدالغفور المعروف بابا کپور گوالیاری قدس سرہٗ اپنی زبان خاص سے فرمائے۔ اے فقیر رحمت علی شاہ ملنگ بروزن پیلنگ کیا تجھ کو علم نہیں ہے بوقت سیر لشکر گوالیار میں حضرت محمد غوث رضی اللہ عنہ کے روضۂ شریف کی مزاروں کی زیارت کیا اور شب کو بعد نماز عشاء تم نے وظیفہ برائے زیارت عارف الوجود خاص کے لئے کیا جب ہم نے جمال پر جلال عالم رویا میں دیدار دکھایا تھا تم کو دیدار سے مشرف ہونے میں بے تابی سے حیرت کی انگلی دانتوں کی چکی سے پیس ڈالی تھی اس وقت بھی دیدار دکھایا

ہے۔اے طالب ان کلمات کو جب میں گوش گزار کیا خوف سے مدہوش یعنی گھبراہٹ سے میرا تن لرز آیا اور خاموشی اختیار کیا۔ پھر آنحضرت نے مجھے دلاسا دے کر فرمائے۔اے بخت آور! تجھے عشق مجلس مقدہم در بیان حضرت سید شاہ بدیع الدین المعروف شہنشاہ فقرا قطب الاقطب قطب الاکبر یعنی حضرت پیر زندہ شاہ مدار قدس اللہ سرہ العزیز کی سترہویں شریف کی تحریر کی تجسس ولالچ ہے۔ ہمارا دل بھی تجھ سے راضی اور بزرگان دین بھی رضامند ہیں تمہارے سینہ بے کینہ کو ہم نے صاف پانی سے دھو کر رمز طریقت کا رنگ دی ہے، محنت کرتے رہ ہم نے تیرے قلم کو رونق دی ہے، میں نے دست بستہ ہو کر عرض کرتا تھا آپ کی شان روپوش ہو گئی۔ القصہ جس روز سے آنحضرت بابا کپور مجذوب قدس سرہ کا دیدار ہوا اس روز سے میرے سینہ میں ایک بھڑ کا فہمیدگی کا عجب رنگ لایا جسے تحریر کروں تو عنوان کتب کی طوالت ہوگی۔ بدیں وجہ اختصار کر کے تحریر میں لایا۔ (1) جو کوئی صاحب اعتقاد اس مجلس مقدہم کو ہر سال اپنے سائبان کو آراستہ کر کے پڑھیں گے روزانہ عود وگل عطر وغیرہ خوشبوئی منور کر کے فاتحہ حضرت ممدوح قدس سرہ کے نام سے بخشے تو ثواب میں اس کے ماں اور باپ و دیگر معصوم اور مرشد بفضل خدا و پنجتن (رضی اللہ عنہم) وآں بزرگان دین کی توجہ سے ان چاروں اشخاصوں کی نجات ہوگی۔ (2) اور جو صاحب پڑھنے اور شوق سے سننے والے اور اپنے زر خاص سے صرفہ کرنے والے برائے اس مجلس سترہویں شریف کے دعا سے ان بزرگوں کی صاحب سلوک ہونگے اور ہر باران کا دماغ روشن ضمیر و عالی خیال رہیں گے اور وہ کسی کے قرض دار ومحتاج نہ ہونگے۔ اور بفضل خدا برکت ان کے دامن گیری رہے گی۔ (3) جو صاحبین صادق مریدی و مرشدی آئینہ طریقت شیخ کی رہبری کو جان کر اس دنیائے فانی میں دل نہ لگا کر آدمیت یعنی بندہ اپنے کا حصول مراتب کرے گا وہ صاحب عز وقر رہے گا اور آخرت میں ثواب دارین حاصل کرینگے۔ چونکہ قول سعدی است۔ بیت۔

آدمی را آدمیت لازم است ۔۔۔ عود را گر بونہ باشد ہیزم است

(4) السلام علیکم اے بے ادب صاحب یہ تمہاری جائے برائے خدا نہیں یہ مجلس کو مقام

صمدیت کا مراتب حاصل ہے اس مجلس کے پڑھنے کے وقت سامعین صاحبان طعام نوشی یعنی کھانا کھاویں و نہ کھلاویں یہ عزم بزم میں کفر کا سبق مسبوق ہے اور حقہ کشی و یا تکبیر کشی و یا پان و یا بیڑی کشی نہ کریں۔ عطر خوشبوئی سے معطر ہو کر حق درود شریف کا مبالغہ کرتے رہیں اور جو صاحب ترک ادب ہو کرے نوشی کی نشہ میں شریک مجلس نہ ہو یا شغل گانچہ چرس تمباد چلم کشی میں اپنے کو فراغت جانے گا وہ کسی عبادت میں مبرّا و قابل قبول نہ ہوگا اگر حضرت شیخ فرید شکر رحمتہ اللہ علیہ کے جیسی بھی عبادت ہو ریا کاری میں شریک ہوگی اور اس خاندان کے بزرگان کی توہین اور مذمت کرنے والوں میں سے ہوگا اور دین و دنیا میں چور کا مشابہ اور روز بروز اس پر نازی آفتیں اور نحوستیں طرح بطرح کے ارضی و سماواتی عائد ہونگے اور وہ شخص ہمیشہ قرض دار اور محتاج ہو رہے گا کسی طرح سے مدعا اس کی حاصل نہ ہوگی چونکہ با ادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب ہوگا۔ بیت ۔

ملازم رہ درود پاک کا ہر آن دہر ساعت — کہ نازل ہو سدا تجھ پر تیرے اللہ کی رحمت

مرحبا اے خاصۂ پروردگار — مرحبا اے قطب المدار کل قطب المدار

((محشی))

حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی: 1395 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جن امور کی وجہ سے راہ سلوک کی منازل میں ترقیاں حاصل کی ہیں اور جن کی بدولت میں نے روحانیت کی باریکیوں کو پہچانا ہے ان تمام باریکیوں اور آگاہیوں کو میں نے اس کتاب یعنی ستر ھویں شریف میں مختصراً قلم بند کر دیا ہے۔

فوائد ستر ھویں شریف:

پھر آپ علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل فوائد لکھے ہیں جو کہ آسان الفاظ میں درج ہیں۔

(1) جو شخص اس کتاب یعنی ستر ھویں شریف کا ہر سال اپنے گھر میں ختم دلائے، اور ختم

میں خوشبو وغیرہ کا اہتمام کرے، پھر اس کے ثواب کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کرے تو اسے نجات حاصل ہوگی۔

(2) اس کتاب کو پڑھنے اور بغور سننے والے اور اس کے سبب منعقد محفل میں اپنا روپیہ خرچ کرنے والوں کے دل ودماغ روشن ہو جائیں گے۔

(3) جو شخص اس دنیائے فانی میں مگن ہو جائے تو وہ اس کتاب سے ہدایت حاصل کرے، یہ کتاب اس کی رہنمائی کرے گی، اور اسے دنیا میں عزت ووقار ملے گا اور آخرت میں بخشش سے نوازا جائے گا۔

(4). اس کتاب کو سننے کے سبب جو محفل منعقد کی جائے، تو اس میں ہرگز ہرگز کوئی شخص نشہ آور اشیاء استعمال نہ کرے، کیونکہ باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب۔ اور ایسا شخص جو نشہ کی حالت میں اس محفل میں شرکت کرے گا وہ اس دنیا میں چور کی طرح ہے، اور ایسے شخص پر زمینی وآسمانی نحوستیں اور آفات نازل ہوں گی اور ایسا شخص ہمیشہ قرض دار رہے گا))۔

(مصنف) ختم ہے مجلس اول اس کے سننے والے اور پڑھنے والے کو عشق اپنی فرما بحق محمد وآل محمد تا کہ ان کی عاقبت بخیر اور ایمان کی سلامتی رہے اور بحق پنجتن پاک دوازدہ امام چار پیر وچودہ خانوادان کے بزرگان دین کی توصیف بیان عطا فرمایا رب العالمین ویا خیر الناصرین اور فاتحہ جناب سید المرسلین جد الحسن والحسین رضی اللہ عنہم وبروح پرفتوح حضرت سید شاہ بدیع الدین حضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے نام ثواب پہنچادے۔ بر حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خدا سے بخشوائیں گے ہم کو یہ پانچوں تن　　　محمد ﷺ است وعلی فاطمہ حسن وحسین

اللھم صلی علیٰ سید نا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا خیر الناصرین. بعدازاں پھول پان تقسیم جماعت ہووے۔

......☆☆☆☆☆☆......

مجلس دوم 2:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در بیان حضرت شاہ بدیع الدین قطب الاقطب
المعروف شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب قدس اللہ سرہ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین۔

مرحبائے خاصۂ پروردگار	مرحبائے قطب کل قطب المدار
اجازت رحمت عالم سے لیکر	تو اب مجلس دوم بیاں کر
قلم ھف القلم سے پا کے ارشاد	رسول اللہ سے پایا فضل امداد

(مصنف) واضح ہوئے اللہ محمد (ﷺ) مدار آنکھوں کی روشنی دلوں کو قرار بجواب دم پیر زندہ شاہ مدار اس مجلس کی حمد ونعت ہے، مدار کائنات ذات گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے ٹھہرایا۔ اور ایک جگہ حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی کتابوں میں لکھا پایا ہے کہ قطب المدار دم مدار یعنی دم کو چھوڑ دے اصل کی طرف پس وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مدار کے لفظ قطب المدار کے ساتھ خطاب فرمایا"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدار ھو القرار" ترجمہ مدار وہ ہے اس سے قرار ہے کل عالم کا۔ " المدار کُل کُل" ترجمہ مدار وہ ہے، کل ہے کُل عالم کا۔

....

((محشی))

اس مجلس میں حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ نے اجمالی طور پر حضرت شاہ بدیع الدین قطب الاقطب المعروف شہنشاہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب قدس اللہ سرہ کی سوانح بیان فرمائی ہے، عاجز نے اس کتاب کے محشی کی حیثیت سے اس مقام پر حضرت قطب مدار علیہ الرحمہ کی مکمل سوانح اور ساتھ ساتھ مرتبہ مدار سے متعلق احادیث مقدسہ واقوال کی مکمل تخریج (حوالہ جات) بھی قلم بند کر دیے ہیں۔

....

مرتبہ مدار اور احادیث کریمہ:

حدیث1: ((قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدار ھو القرار))

ترجمہ: مدار وہ ہے، جس سے کل عالم کو قرار ہو۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الفاتحہ، جلد 1، صفحہ 17، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی، بیروت)

راقم الحروف نے مذکورہ حدیث کی تخریج کے حوالے سے کافی جستجو کی، لیکن حتیٰ المقدور جستجو کے باوجود عاجز کو مذکورہ حدیث شریف ان ((المدار ھو الرحمہ)) الفاظ کے ساتھ مل گئی۔

حدیث2: ((المدار کُل کُل))

ترجمہ: مدار وہ ہے، جو کل عالم کا محور ہو۔ (شرح خلیل، جلد 6، صفحہ 258، مطبوعہ: مکتبہ الشاملہ، مصر)

راقم الحروف نے مذکورہ حدیث کی تخریج کے حوالے سے کافی جستجو کی، لیکن حتیٰ المقدور جستجو کے باوجود عاجز کو مذکورہ حدیث شریف ان ((المدار کُل سنۃ)) الفاظ کے ساتھ مل گئی))۔

(مصنف) مطابق فرمانے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ المدار کفخر اللہ ولا غیر اللہ۔ ترجمہ مدار وہ ہے کہ اس کو فخر ہے اللہ کا اور نہیں ہے سوا اس کے مگر اللہ۔ مقولہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "المدار محافظتہ العلم والعالم بیدار المدار المدار جمیل کمثل الجمال"۔ ترجمہ مدار وہ ہے کہ محافظت ہے علم وعالم کے قبضہ میں مدار کے مدار جمیل ہے مثل جمال کے۔ اور فرمایا خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے "المدار کل الاشیاء" مدار کل ہے سب چیزوں کا، پس فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے "المدار کمظھر العجائب درجہ الوھیۃ یوصل الربوبیۃ" ترجمہ مدار مظہر ہے ہمہ عجائبات کا اور درجہ الوہیت کا اور ملنے والا پروردگار کا۔ اور فرمایا ظہیر الدین الیاس قدس سرہ نے "المدار محل بین النبوۃ والولایۃ" مدار ایک مقام ہے درمیان نبوت اور ولادت کے۔ بیت۔

مہ فراغت دار داز ابر وغبار   بر فراز چرغ دار دمہ سر مدار

....

((محشی))

مرتبہ مدار اور اقوال صحابہ وصالحین:

حدیث:3 ((المدار کفخر اللہ ولا غیر اللہ))

ترجمہ: مدار وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوائے فخر نہیں ہے۔

حدیث:4 ((المدار محافظته العلم والعالم بیدار المدار المدار جمیل کمثل الجمال))

ترجمہ: علم وعالم مدار کے قبضہ میں ہے، اور مدار ہی اس کا محافظ ہے، اور مدار مثل جمال کے جمیل ہے۔

حدیث:5 ((المدار کل الاشیاء)) ترجمہ: سب چیزوں کا محور مقام مدار ہی ہے۔

حدیث:6 ((المدار کمظهر العجائب درجه الوهية یوصل الربوبية))

ترجمہ: مدار مظہر ہے ہمہ عجائبات کا اور درجہ الوہیت کا، اور یہی مرتبہ پروردگار سے ملانے والا ہے۔

قول:7 ((المدار محل بین النبوة والولایة))

ترجمہ: مقام مدار نبوت اور ولایت کے درمیان ہے۔

((محشی)) راقم الحروف نے مذکورہ حدیث کی تخریج کے حوالے سے کافی جستجو کی، لیکن حتی المقدور جستجو کے باوجود عاجز کو مذکورہ حدیث شریف ان ((الولایة افضل من النبوة))

ترجمہ: ''ولایت نبوت سے افضل ہے'' کے الفاظ ساتھ مل گئی۔

عاجز نے قارئین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ضروری سمجھا کہ مذکورہ حدیث کریمہ کی تشریح بھی قلم بند کر دوں، تاکہ ہمارے قارئین کسی بھی شیطانی وسوسے کا شکار نہ ہونے پائیں۔

تشریح: مولانا سید امیر خان نیازی قادری لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی نبی پہلے سے طالب مولیٰ ولی اللہ نہ ہوتا تو وہ نبی بھی نہ ہوتا، کیونکہ انبیاء کا انتخاب طالبان مولیٰ اولیائے اللہ ہی سے ہوا ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ولی اللہ نبی اللہ سے افضل ہوتا ہے، جیسا کہ ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبوت

کی جڑ ہے، نبوت درخت ہے اور ولایت اُس کی جڑ ہے اور ظاہر ہے کہ جڑ درخت پر فوقیت حاصل ہے۔
(نور الہدیٰ، صفحہ 28، مطبوعہ: العارفین پبلی کیشنز، لاہور)۔))

(مصنف) اور مکتوب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ، اور مکتوب حضرت قاضی حمید الدین ناگوری میں قدس سرہ میں لکھا ہے کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار اس طرح ملقب ہوئے کہ (مدار) تمام نسخہ علوی اور سفلی میں ایک ہوتا ہے اور انتظام عالم کا اس کے ہاتھ میں ہے۔ بیت

سب اولیا ہیں خدا کی ہمہ صفت موصوف مدار کار خدا ہے مدار پر موقوف

آپ کو حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب الاقطاب، قطب المدار، قطب العالم الکبریٰ وقطب الارشاد قطب الاکبر کہتے ہیں۔

((محشی))

القابات بدیع الدین علیہ الرحمہ:

حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ ارغونی (متوفی: 1395 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات میں مدار ایک ہی کو مقرر کرتا ہے، اور حضرت سید شاہ بدیع الدین علیہ الرحمہ اس لقب "مدار" سے مشہور و معروف ہیں، اس کے لیے خلق خدا آپ کو مندرجہ ذیل القابات سے یاد کرتی ہے۔ (1) قطب الاقطاب، (2) قطب المدار، (3) قطب العالم الکبریٰ، (4) قطب الارشاد قطب الاکبر))۔

(مصنف) اور اس کی تکمیل وتلقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بندر کھماج بالائے کوہ زرنگار میں ہوئی جو ہر ایک کتاب سے واضح والا تح ہے وہ حقیقت میں آویسیہ مشروب ہوئے اور ظاہر میں پیر و مرشد کی حاجت نہ رہی۔

((محشی))

بیعتِ اُویسی کی حقیقت:

حضرت علامہ حکیم فرید احمد عباسی نقشبندی مجددی لکھتے ہیں کہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ کو حضور سرور عالم ﷺ سے بے واسطہ فیض پہنچا ہے، چنانچہ حضرت قاضی محمود صاحب کنتوری نے ایک مرتبہ حضرت شاہ مدار علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ حضور اپنا سلسلہ مجھے لکھوا دیجئے، آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا "اکتب اسمک ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ ﷺ" یعنی اپنا نام لکھ لو، پھر میرا، پھر حضور سرور عالم ﷺ روحی فداہ کا۔

(مدار اعظم، صفحہ 30، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

شیطانی وسوسہ:

انسانوں کو شیطان مختلف حیلے بہانے سے گمراہ کرتا رہتا ہے، اور بعض اوقات شیطان لعین مسلمانوں کو اس طرح کے پیچیدہ مسائل میں الجھا دیتا ہے کہ کم فہم سادہ لوح مسلمان بھائی اُس کے جال کا شکار بن جاتے ہیں، اور حتیٰ کہ بزرگان دین کی گستاخی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اسی طرح ہمارے سلاسل طریقت میں ایک سلسلہ اُویسہ ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو بلاواسطہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے فیض روحانی حاصل ہو جائے۔ اُنہیں اشخاص میں سے ایک پاکیزہ شخصیت حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ کی ہے کہ آپ کو بیعتِ اُویسی کے ذریعہ فیض ملتا رہا۔ اب کوئی سادہ لوح مسلمان بھائی اس مسئلہ کو زیادہ نہ اُلجھائے، اب اتنا کافی ہے کہ یہ ہمارے دین اسلام میں کوئی نہیں بات نہیں ہے، بلکہ حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ کے علاوہ بھی کئی اولیاء کبار کو بیعت اُویسی سے فیض ملتا رہا ہے۔

جیسا کہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں خاندان اُویسیہ کا منشا اسی لطیفہ میں بیان کیا جاتا ہے، شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ نے کہا ہے کہ خداوند بزرگ و برتر کے اولیاء میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں، جن کو مشائخ طریقت و کبراء حقیقت اویسیاں کہا جاتا ہے، یہی مشائخ طریقت اویسیہ کے نام سے موسوم ہیں، اور ان حضرت کو عالم ظاہر میں کسی پیرو مرشد کی ضرورت نہیں ہوتی کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ حجرہ عنایت میں بذات خود پرورش فرماتے ہیں، جس میں کسی دوسرے کا واسطہ نہیں ہوتا، جس طرح

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی بے واسطہ غیر پرورش فرمائی، اور یہ ایک بہت ہی عالی اور بہت ہی عظیم مقام ہے، کبھی کسی کو یہ دولت نصیب ہوجاتی ہے، اور یہ مقام میسر آجاتا ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء، ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔

اسی طرح بعض ایسے اولیاء کرام ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی اتباع میں بعض طالبانِ طریقت کی تربیت اپنی قوت روحانی سے فرماتے ہیں، بغیر اس کے کہ بظاہر ان کا کوئی پیر و مرشد ہو، یہ جماعت بھی سلسلہ اُویسیاں میں داخل ہے.... الخ، حضرت شیخ بدیع الدین الملقب بہ شاہ مدار بھی اُویسی مشروب تھے، اور ان کا مشرب بہت ہی بلند تھا، بہت نادر اور عجیب علوم مثلاً ہیمیا و سیمیا، کیمیا و ریمیا کا اظہار ان سے ہوا، اور ایسا عبور ان علوم پر زمانے میں شاید ہی کوئی رکھتا ہو، ایک بار مکہ معظمہ زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً کے سفر میں ہم ایک دوسرے کے شریک صحبت رہے ہیں، اور ایک دوسرے سے استفادہ کیا ہے۔

(لطائف اشرفی، جلد 1، صفحہ 545 تا 546، طابع: ہاشم رضا اشرفی، کراچی)

جن اولیاء عظام کو بیعت اویسی کا شرف حاصل ہوا اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(1) حضرت ابو بکر حواری علیہ الرحمہ (2) حضرت سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمہ (حضرت علیہ الرحمہ کو ایک عرصہ تک بلا واسطہ حضور اکرم ﷺ سے فیض ملتا رہا، پھر بعد میں آپ نے اپنے مرشد کریم کے ہاتھ پر بیعت فرمائی) اگر کسی شخص کو حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ کی بیعت اُویسی سے مخالفت ہے تو وہ مذکورہ بالا کبار اولیاء کرام علیہم الرحمہ کے بارے میں کیا رائے قائم کرے گا)۔))

(مصنف) اور بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھا ہے کہ قطب انعام کو فیض تعالٰی سے بے واسطہ ہوا اور قطب العالم کا لقب قطب المدار ہے جس وقت کہ قطب المدار سلوک میں ترقی کر کے مقام فردانیت میں پہنچے حیات دائمی پائے الا ان اولیاء اللہ لا یموتون ترجمہ: اللہ کے ولی نہیں مرتے ہیں بلکہ دنیائے فانی سے پردہ کرتے ہیں۔ بیت ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را　　ہر دم آں جانِ دگر بخشد خدا

حدیث: موتو قبل انت موتو. ترجمہ: مرتو پہلے مرنے سے۔

((محشی))

حدیث: 8 ((موتوا قبل ان تموتوا)) ترجمہ: "تم مرنے سے پہلے مرجاؤ"۔

(مرقاۃ شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، جلد 15، صفحہ 100، مطبوعہ: مکتبہ الشاملہ، مصر)

تشریح: اور یہی طالب صادق ہے۔ مرشد کے پاس طالب ایسا ہوتا ہے، جیسے نہلانے والے کے ہاتھ میں میت ہوتی ہے۔ طالب خاص، عاشق کو کہتے ہیں، اور عاشق بدن اور بندگی سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا، کیونکہ بندگی ناسوت کا مقام ہے۔ اس فقیر میں عارف باللہ کا کھانا پینا ایک ہے۔ اس کا سونا اور جاگنا ایک ہوتا ہے۔ اس کی مستی اور ہوشیاری ایک ہوتی ہے۔ اس کا چپ رہنا اور بولنا ایک ہوتا ہے، چناچہ ان کا باطن معمور اور اُن کا کھانا نور ہوتا ہے، اور اُن کا دل بیت المعمور ہوتا ہے، اور ان کا سونا حضور ﷺ سے وصال ہے۔

سُن لے! اے زاہد بہشت کے مزدور اور اپنے چلّے اور ریاضت پر مغرور۔

بیت ۔ عاشق ہمیشہ کبھی کسی بات سے نہیں ڈرتے ہیں، اور وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے۔

الغرض بندے اور خدا میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے، تو خود ہی بڑا حجاب ہے۔

بیت ۔ زبان پر اللہ اللہ کا ورد ہو، لیکن دل میں گائے اور گدھے یعنی نفسانی خواہشات رینگ رہی ہوں، تو ایسی تسبیحات بھلا کب اثر رکھتی ہیں؟))۔

(مصنف) اور قطب المدار یہ ہیں کہ اقطاب کو مقام قطبیت سے معزول کرے قطب المدار ایک ہے اور نام اس کا عبداللہ ساکن سواد اعظم ہے اور فیض اس کا ارض و سما میں ہے اور جو قطب ہیں وہ سب تابعدار قطب المدار کے ہیں باقی بواسطہ نبی آخر الزماں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضی مقام فردانیت میں رہے اس واسطے کہ محمد ﷺ برزخ ہے بدون وسیلہ کے مقام معشوقی میں اس کا پہنچنا معلوم پس جو کوئی احمد کو غیر دیکھے اپنے عہد میں کوئی چیز

نہ دیکھے پس اے مطلوب انتہا تیرے فقر کی یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر کہنا کفر کا کلمہ ہے۔ پس یہ مراتب ولادیت کے ساتھ خاص ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہ نے مقام صمدیت قرار پکڑا اور اخبار الاخیار میں ہے کہ قطب المدار مقام معشوقی سے مقام اللہ الصمد یعنی صمدیت میں پہنچے۔

((محشی))

مقام صمدیت پر فائز:

حضرت شاہ غلام علی صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار صاحب (حضرت سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ) نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھ سے ان خواہشات نفسانی کو سلب کر لے تا کہ میں تیرے عشق میں ہر وقت مستغرق رہوں، چنانچہ یہ دعا آپ کی مقبول ہوگئی اس پر سب صوفیاء کرام کا اتفاق ہے کہ آپ آخر وقت تک ان خواہشات سے علیحدہ رہے تھے، معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء تو حبس دم کی وجہ سے اور جب سے عروج ہوا ہے، تو آپ کی دعا کے اثر سے اور جب وہ حضوری ہوئی ہے کہ جس میں حضور سرور عالم ﷺ نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ہے، اس وقت علاوہ ان انوار وبرکات کے فیضان کے آپ کی سب خواہشات کو سلب کر لیا تھا۔ غرض حضرت شاہ مدار صاحب (سید بدیع الدین قطب مدار علیہ الرحمہ) کو مقام صمدیت حاصل تھا۔

(مدار اعظم، صفحہ 35، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)۔))

(مصنف) اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہوں یا سفلی قطب المدار کے وجود سے ہے اور مدار موجودات علوی اور خواہ سفلی کا وجود کی برکت سے موجود ہے، بس جاننا چاہئے کہ اقطاب بہت میں ظاہر کی آنکھ سے پوشیدہ ہیں بس مراتب معشوقی کی حد یہ ہے کہ جو کچھ معشوق کہے وہ اللہ جل لہ وعم نوالہ کرے اور جو حکم کہ ملائیک پر نزول کرے اگر دوران رضا مندی قطب المدار کے ہو وہ نہیں ہو سکتا اور بلکہ لوح محفوظ سے محو کرے اور دوسرے معاملات عرش اور کرسی کے اس کے تصرف میں ہوں اور سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے مکتوب میں ملاحظہ کیا

گیا ہے کہ اگر اس عالم میں اقطاب کا وجود نہ ہوں تمام عالم زیر وزبر ہو جاوے اگر قطب فوقیت حاصل کرے قطب وحدت پر پہنچے مقام معشوقی میں داخل ہو، اور مدارج وجلال حقانی بھی سننا چاہیئے۔

((محشی))

صاحب مدار کے اختیارات:

حضرت علامہ حکیم فرید احمد عباسی نقشبندی مجددی لکھتے ہیں کہ قطب مدار حضور سرور عالم ﷺ کے قلب سے استفادہ کرتا ہے اس کا فیض تمام عالم علوی وسفلی پر ہوتا ہے، اور بارہ (12) اقطاب اسکے حکم کے تابع ہوتے ہیں، ان بارہ (12) قطبوں میں سے سات (7) قطب ہر ہر ولایت میں ایک ایک مقرر ہوتا ہے، باقی پانچ (5) اقطاب یہ ولایت یمن میں رہتے ہیں ان کو قطب ولایت کے نام سے مسمی کرتے ہیں، ان کا فیض تمام اولیاء کو پہنچتا ہے، لطائف اشرفی میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ زمانہ نبوت سے پہلے قطب مدار کے مرتبہ پر تھے یہی مقام فردانیت ہوتا ہے، غرض قطب مدار کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر وہ چاہے تو اور اقطاب کو ان کے مرتبہ سے معزول کرسکتا ہے۔ (مدار اعظم، صفحہ 35، مطبوعہ بکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)۔))

(مصنف) اور بحر المعانی کے چوبیسویں مکتوب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر قطب المدار چاہئے اقطاب کو اپنے نیز ولایت کے مرتبہ سے معزول کرے اور اگر اس کو چاہے تو دوسرے حال پر معین کرسکتا ہے چنانچہ حضرت قطب المدار مع خلفائے راشدین کے جب ملک خراساں میں پہنچے اور ایک گوشہ میں قیام رکھا تو آنحضرت خلیفہ حضرت سید شاہ جمال الدین عرف جمن جتی قدس سرہ کے تھے واسطے اس شہر کی سیر کو گئے نصیر الدین جو اس شہر کا قطب تھا ملاقات ہوئی سید شاہ جمن جتی قدس سرہ نے کہا کہ اے عزیز تم کو اس جگہ کی قطبیت حاصل ہے اور آپ اس قدر بیخبر کیوں بیٹھے ہو کیا تمہیں آگاہی نہیں کہ اس شہر میں حضرت سید شاہ قطب المدار قدس سرہ وارد ہوئے

ہیں۔اٹھو جاؤ اور ان کے آستانہ فیض شامہ پر جاؤ اور ان کی خدمت گزاری کرو کیونکہ وہ تمام قطبوں کا پیشوا ہے۔ایسے کلمات کو سن کر شیخ نصیر الدین نے غرور میں آکر بے ساختہ جواب دیا کہ تیرے مانند میں نے دیوانے بہت دیکھے ہیں جا اپنا کام کر۔پس بجز دو ایسے گستاخی کے کلمات کو سن کر سید شاہ جمال الدین قدسرہ رنجیدہ پیشانی اپنے مرشد مولائے روشن ضمیر کی خدمت میں جاگزین ہوئے تو حضرت سید شاہ قطب المدار قدس سرہ نے کل احوال جتنی سرگذشت تھی معصوم جمال الدین سے کہا جو تم سے گستاخانہ کلمات نصیر الدین قطب اس شہر کا کہا ہے تو اس کو میں نے یہ سزا دی ہے کہ اس میں قطبیت کی جتنی کشف و کرامت تھی وہ سب ہم نے چھین لی ہے۔یہ بات کو سن کر سید مذکور بہت خوش ہوئے وہاں جب نصیر الدین نے اپنے کشف قطبیت میں غور کر کے دیکھا ہلاک پایا اور افسوس کیا کہ اب مجھ میں وہ قطبی کرامات نہیں رہی گھبرایا سوچ کر کہا کہ میرے ہاتھ سے مجھ پر اثر پڑا اب کیا کیا چاہئے دل کو قرار دے کر آنحضرت کے آستانہ فیض شامہ پر آئے اور بہت عاجزی اور منت سے آہ وزاری کرنے لگے آنحضرت نے جواب دیا کہ تمہارے غرور کا سبب ہے۔

اے نصیر الدین اگر تم سید شاہ جمال الدین عرف جمن جتی ملنگ بروزن پلنگ قلندر رضی اللہ عنہ سے اپنی خطا یعنی بے ادبی کا قصور معاف کراؤ تو وہ نعمت تم کو ملے یہ بات سن کر نصیر الدین نے سید شاہ جمن جتی کے قدموں کو اپنی پیشانی سے مل کر استدعا کر کے کہا کہ اب میری گستاخی معاف فرما کر کرم بخشی کی نظر کیجئے ورنہ بغیر موت کے مجھے مرگ مفاجات نے گھیر لیا ہے استدعا کو سن کر سید شاہ جمال الدین پلنگ سوار قلندر رضی اللہ عنہ نے خطا معاف کردی اور روبرو آنحضرت کے خدمت میں لا کر حاضر کیا اور کہا یا حضرت اس شخص کا غرور نتائج کو پہنچا اور ذلیل وخوار ہو کر بالکل عاجز و عابد ہو گیا ہے میرے سے جو کلمات تکبری کا کیا تھا عابد ہونے اور زاری کرنے پر میں نے معاف کردی اور آپ روشن ضمیر میں سرفراز فرمایئے پھر آنحضرت سید شاہ مدار قدس

سرہ نے پھر دوبارہ نصیر الدین کو وہ نعمت عطا کیا الحاصل دائرۂ ارادہ تمندوں میں مریدی ودرویشی سے سرفراز کرکے اس جگہ کا قطب قائم کیا اس واسطے آپ کا لقب الاقطاب وقطب المدار کا مرتبہ افضل ہے۔

....

((محشی))

نصیر الدین کی سچی توبہ :

قال رسول اللہ ﷺ : ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ))

ترجمہ: نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم الحدیث:4250، صفحہ 725)

تشریح: شرح صحیح مسلم میں ہے کہ "ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ توبہ کا معنی یہ ہے کہ معصیت سے اطاعت کی طرف، غفلت سے ذکر کی طرف، اور غیاب سے حضور کی طرف رجوع کرے۔

علامہ طیبی علیہ الرحمہ نے کہا کہ توبہ کا شرعی معنی یہ ہے کہ گناہ کو بُرا جان کر فی الفور ترک کردے۔ اس سے جو تقصیر ہوئی ہے اس پر نادم ہو، اور آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا عزم مصمم کرے اور جو گناہ اس سے ہو گیا ہے اس کا تدارک اور تلافی کرے۔ اور اللہ کے توبہ قبول کرنے کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں بندے کے گناہ پر ستر کرے (یعنی پوشیدہ رکھے) بایں طور کہ کوئی شخص اس کے گناہ پر مطلع نہ ہو، اور آخرت میں اسکو سزا نہ دے۔

علامہ نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو پھر توبہ کے قبول ہونیکی یہ زائد شرط ہے کہ وہ صاحب حق کو اس کا حق واپس کرے یا اس سے معاف کرائے۔

علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر اس کے ذمہ حقوق اللہ ہیں تو وہ نوافل اور فروض کفایہ میں مشغول ہونے کے بجائے ان فوت شدہ فرائض کو ادا کرے؛ کیونکہ جس شخص کی نمازیں اور روزے

قضاء ہوں اور وہ نوافل میں مشغول ہو تو نفل ادا کرنے کے حال میں بھی وہ فسق سے خارج نہیں ہوگا۔

علامہ سعیدی مدظلہ العالی قبولیت توبہ کا آخری وقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے اس سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ علامہ نووی علیہ الرحمہ مغرب سے طلوع آفتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ توبہ قبول ہونے کی حد ہے، اور حدیث صحیح میں ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہو توبہ قبول ہوتی رہے گی اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا اور جس نے اس سے پہلے توبہ نہ کی ہو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ توبہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ وہ غرغرہ موت اور وقت نزع سے پہلے توبہ کرے؛ کیونکہ وقت نزع میں توبہ قبول نہیں ہوتی اور نہ وصیت نافذ ہوتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد 7، صفحہ 476، تا 477، مطبوعہ: فرید بک سٹال لاہور)

''نصوح'' نامی شخص کی توبہ کا دلچسپ واقعہ:

حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''مثنوی شریف'' میں نصوح کی توبہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''نصوح (ایک بندۂ خدا) کا چہرہ عورتوں جیسا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو عورت ظاہر کر کے حمام میں نوکری کرلی تھی۔ وہ عورتوں کے بدن کو مَل کر مردانہ لذت حاصل کرتا تھا۔ اس حمام میں شہزادیاں نہانے آتی تھیں۔ نصوح نے اس کام سے کئی بار توبہ کی مگر وہ توبہ پر قائم نہ رہ سکا۔ نصوح نے ایک عارف (اللہ کے ولی) سے دعا کی درخواست کی۔ وہ عارف اس کے گناہ سے واقف تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا۔ اولیاء لوگوں کی قلبی کیفیات سے واقف ہو جاتے ہیں لیکن ظاہر نہیں کرتے، جو شخص اسرار سے واقف ہو جاتا ہے اس کے منہ پر قفل (تالا) لگ جاتا ہے۔

اس عارف نے کہا نصوح جس گناہ سے تو خود واقف ہے خدا تجھے اس سے توبہ کرنے کی توفیق

دے۔ اولیاء کو اللہ تعالیٰ سے پورا قرب حاصل ہوتا ہے، ان کی مانگی ہوئی دعا بارگاہ الٰہی عزوجل میں قبول کی جاتی ہے۔ چنانچہ نصوح کے لیے اس عارف کی دعا نے کام کر دکھایا۔

کرنا خدا کا یہ ہوا کہ نصوح حمام کا کام کر رہا تھا کہ اس دوران ایک شہزادی کا ایک قیمتی موتی گم ہو گیا۔ سب کی تلاشی لینے کا حکم ہوا اور تلاشی لینے والوں نے بدن کے ہر سوراخ میں تلاشی شروع کر دی۔ حمام میں سب کو ننگا ہو جانے کا حکم دے دیا گیا اور حمام کی دربان عورت نے باری باری سب کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ نصوح ڈرا کہ اگر اسے بھی ننگا کر کے تلاشی لی گئی تو راز کھل جائے گا۔ اس کے نتیجے میں اسے اپنی موت نظر آنے لگی۔ وہ تنہائی میں چلا گیا اور اللہ سے گریہ وزاری شروع کر دی کہ اے خدا میں نے بہت دفعہ توبہ اور عہد توڑے ہیں۔ اب تلاشی کی نوبت مجھ تک آ پہنچی ہے۔ اگر میری تلاشی لی گئی تو میں سخت مصیبت میں پھنس جاؤں گا۔ اب تیری رحمت کے سوا مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔

اے اللہ وہ کر جو کہ تیرے لائق ہے، کیونکہ جسم کے ہر سوراخ سے مجھے سانپ ڈس رہا ہے۔ میری پریشانی اور عاجزی کو دیکھ۔ اپنی شاہی استعمال میں لا اور میری فریاد سُن۔ اگر آج تو میری پردہ پوشی کر لے تو میں ہر نہ کرنے والے کام سے توبہ کرتا ہوں۔ اگر میں اب توبہ کر کے کوتاہی کروں تو پھر کبھی میری دعا اور بات نہ سننا۔ وہ اسی طرح زاری کیے جا رہا تھا۔ اسے سامنے اپنی موت نظر آ رہی تھی۔ وہ اتنا رویا کہ وہاں کے در و دیوار بھی اس کے زار میں ساتھی بن گئے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب مصیبت انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت خداوندی متوجہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نصوح کو بھی انتہائی مایوسی نے اسے دریائے رحمت کے ساحل پر پہنچا دیا۔ شدت عاجزی سے روح جسم سے پاک ہو کر دربار خداوندی میں پہنچ گئی۔ اور نصوح بے ہوش ہو گیا۔ جونہی نصوح کی یہ حالت ہوئی اعلان ہو گیا کہ موتی مل گیا ہے اور اب تلاشی لینے کا عمل ختم

کر دیا گیا ہے۔ جب موتی مل جانے کی خوشخبری دے دی گئی تو حمام کے ملازمین نے شہزادی سے انعام کی درخواست کی۔ ہر طرف خوشی منائی جا رہی تھی کہ اسی دوران نصوح کو ہوش آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ لوگ اس سے معافی مانگ رہے تھے اور اس کے ہاتھ چوم رہے تھے۔ سب اس سے بدگمانی کرنے پر شرمندہ تھے کہ انہوں نے کیوں اس کی غیبت کی۔ اُس پر لوگوں کو زیادہ بدگمانی اس لیے بھی تھی کیونکہ اسے شہزادی سے زیادہ قرب رہتا تھا۔ شہزادی کا جسم ملنے کے لیے نصوح ہی مخصوص تھا۔ اُس بدگمانی کا تقاضا تو یہ تھا کہ سب سے پہلے نصوح کی تلاشی لی جاتی لیکن اُس کی عزت بچانے کے لیے اسے وہ لوگ موقع دے رہے تھے کہ اگر موتی اس کے پاس ہے تو وہ اسے کسی جگہ رکھ دے اور الزام سے بچ جائے۔

نصوح سب سے کہہ رہا تھا کہ یہ اللہ کا کرم ہے ورنہ میں تو (جو کچھ تم نے کہا) اس سے بھی برا ہوں۔ دنیا میں سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ تم کو تو میری برائی کا شک ہوگا لیکن مجھے تو یقین ہے۔ میری بداعمالیوں کو میرے سوا اور کون جان سکتا ہے۔ اپنی برائیوں کو یا میں خود جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے۔ اول تو شیطان برائیوں کے لیے میرا استاد تھا لیکن میں تو برائی کرنے میں شیطان کا بھی استاد بن گیا۔ یہ اللہ کا کرم ہے کہ وہ میری پردہ پوشی کر دیتا ہے صرف یہی نہیں کہ اُس نے میرے گناہوں سے قطع نظر کر لی بلکہ میری برائیوں کو بھی بھلائیوں میں بدل دیا۔ اب میں دنیاوی علائق (بکھیڑوں، تعلقات) سے بالکل آزاد ہوں۔ میں نے اپنی خطا کاری پر آہ کی۔ اس آہ نے رسّی کا کام کیا اور مجھے گناہوں کے کنویں سے باہر نکال دیا۔ اس کرم پر اگر میرا رُواں رُواں اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی ناکافی ہے۔

اُس توبہ کے بعد شہزادی نے پھر نصوح کو بلوایا لیکن اُس نے معذرت کر لی۔ شہزادی کا پیغام آیا کہ شہزادی بلاتی ہے، اُس کا دل تجھی سے بدن ملوانے کا چاہتا ہے۔ نصوح نے کہا کہ اب میرے ہاتھ بے کار ہیں اور میں بیمار ہوں۔ اس نے دل ہی دل میں کہا تلاشی والا خوف

اب میرے دل سے کیسے نکل سکتا ہے۔ اب میں نے اس کام سے ایسی توبہ کرلی ہے جو مرتے دم تک نہ ٹوٹے گی۔ ایک دفعہ ایک مصیبت سے نجات پانے کے بعد تو کوئی احمق ہی اُس میں دوبارہ پھنسنے کو تیار ہوگا۔ (مثنوی، باب 5، صفحہ 53 تا 55، مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

ملنگ بروزن پلنگ کی وضاحت:

صاحب کتاب سترہویں شریف حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدر علی شاہ ارغوانی (متوفی: 1395ہجری) علیہ الرحمہ نے اپنی اس تصنیف میں جگہ جگہ "ملنگ بروزن پلنگ" کے الفاظ استعمال کیے ہیں، ان سے حضرت کی کیا مراد ہے، تو راقم نے جو معانی ومفاہیم سمجھے ہیں وہ قلم بند کرتا ہوں کہ صوفیاء کرام بعض اوقات بہت ہی نفیس اشاروں میں کلام فرماتے ہیں، جن کی مراد بہت ہی اعلیٰ ہوتی ہے، جیسے کہ "ملنگ بروزن پلنگ" کے الفاظ ہی کو دیکھیں تو اس کے معنی ہیں کہ راہ سلوک (طریقت) میں جو اولیاء کرام ومشائخ عظام کے خادمین ہوتے ہیں، اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، صرف اور صرف اُن کا مقصد اپنے مرشد ورہنما کی خدمت کرنا ہے۔ تو سلسلہ بدیعیہ مداریہ میں خادمین کے لیے لفظ ملنگ استعمال کرتے ہیں، تو ان الفاظ کے معنی ہوئے کہ جس طرح پلنگ اپنے بیٹھنے والے کو کچھ نہیں کہہ سکتا، صرف اور صرف اس کے لیے اپنے آپ کو بچھا دینے کو کافی سمجھا، اسی طرح سلسلہ مداریہ میں ملنگ اپنے مرشد کے حضور صرف اور صرف خدمت ہی کرتا رہتا ہے، اور ہروقت مرشد کی نگاہ کے حضور حاضر رہتا ہے تو یہ اُسی پلنگ کی مانند ہے))۔

(مصنف) اس کی کیفیت مرأۃ الاسرار میں مندرج ہے پس اے طالب! مدار تاثیر سے عرش وثریٰ تک الحاصل قطب المدار ہمیشہ تجلی وصفات میں ہے اور افراد تجلی ذات میں بس اے بھائی گوش گزار کر کہ حضرت شیخ داؤد قیصری قدس سرہ نے اپنی تصنیفات لکھا ہے کہ قطب عالم ہر زمانہ میں تاقیامت تک رہے گا بلکہ جب قطب المدار نہ ہوگا قیامت کے آثار

Madaarimedia.Com

پھیلا ہو کر قائم کی جائے گی۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رضی اللہ عنہ نے تفسیر فتح العزیز پارہ تبارک الذی صفحہ: 370 میں لکھا ہے کہ موجودات کا وجود قطب عالم کے وجود کے ساتھ ہے اور قطب عالم کو بدون کسی واسطے کے حق تعالیٰ سے فیض پہنچتا ہے اس کو قطب المدار قطب العالم اور قطب الاقطاب قطب الاکبر کہتے ہیں چنانچہ المدار قطب قطب المدار ذکر اللہ بالخیر مدار علیہ واقطاب علیہ اپنے وقت کا ہوا۔ حضرت شیخ مخدوم ابوالفتح نے حضرت قطب المدار سے پوچھا کہ مدار کیا خطاب ہے اور اس کا مخاطب کون آنحضرت نے فرمایا کہ مدار سر دفتر مختار کارخانہ الٰہی کا ہوتا ہے اور وہ شخص جو حیّ وقیوم کی صفت رکھتا ہے وہ اسی میں محو رہتا ہو اس کو مدار کہتے ہیں اور خطاب مدار کے ساتھ اس کا لقب بیان کرتے ہیں یہ مضمون تحفۃ الاسرار میں ہے۔ بیت۔

اللہ کے حرف چار محمد ﷺ کے چار ہیں   گن لیجئے کہ چار ہی حرف مدار ہیں

مرویات صوفیہ میں ہے کہ ان ہی اولیائے کبار سے کہ جن کی نسبت حضور رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے۔ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہیں کہ جن کو فیض پہنچا اللہ کی طرف سے بلا واسطہ پھر ان سے قطب الاوتاد کو پھر ان سے قطب الابدال کو پھر ان سے قطب الارض کو اور وہ ابرار ہیں پھر ان سے قطب الولایت کو پھر ان سے نقبا اور نجبا کو درجہ بدرجہ پھر ان سے زاہدوں کو پھر ان سے عابدوں کو درجہ بدرجہ پھر ان سے تمام عالم درجہ بدرجہ پہنچتا ہے۔

....

((محشی))

مراتب ولایت:

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان الہجویری (متوفی: 465 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو اولیاء حق تعالیٰ کی بارگاہ کے لشکری اور مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند

....

کرنے والے ہیں، ان کی تعداد تین سو (300) ہے، ان کو اخیار کہا جاتا ہے، اور چالیس (40) وہ ہیں جن کو ابدال اور سات (7) وہ ہیں جن کو ابرار اور چار (4) وہ ہیں جن کو اوتاد اور تین (3) وہ ہیں جن کو نقباء اور ایک (1) وہ ہے جسے قطب اور غوث کہا جاتا ہے۔

(کشف المحجوب، باب اہل طریقت کے مذاہب، صفحہ 344، مطبوعہ: الحمد پبلی کیشنز، لاہور)

اوتاد کی تعریف:

معروف ادیب جناب سید قاسم محمود لکھتے ہیں کہ اوتاد کے معنی ہیں کھونٹے اور ستون، اور صوفیاء کی ایک اصطلاح، ولایت کا ایک خاص درجہ جس میں چار (4) اولیاء کو دنیا کے چاروں گوشوں کا محافظ تصور کیا جاتا ہے۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا، حرف الف، جلد 1، صفحہ 299، مطبوعہ: ایضاً)

ابدال کی تعریف:

معروف ادیب جناب سید قاسم محمود لکھتے ہیں کہ تصوف کی اصطلاح میں جو اولیاء کے مدارج میں سے ایک کے لیے استعمال ہوتی ہے، اصل معنی بدل یا متبادل کے ہیں، صوفیاء کے نزدیک ابدال پوشیدہ ولی ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور کیا جاتا ہے، تاکہ اس دنیا کا انتظام کرے۔ مزید لکھتے ہیں کہ ابدال کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، کسی کے نزدیک یہ (40) ہوتے ہیں، اور کسی کے نزدیک (70) اور اس سے بھی زیادہ مثلاً (300)۔ ان میں سے (40) ملک شام میں رہتے ہیں، اور باقی دیگر ممالک میں، ان کا کام انتظام عالم کی نگرانی، باران رحمت، آفات کا ٹالنا اور دشمن پر فتح پانا ہوتا ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا، حرف الف، جلد 1، صفحہ 66، مطبوعہ: الفیصل، لاہور)۔))

زاہد کی تعریف:

حضرت ابو نصر عبداللہ بن علی سراج الطوسی (متوفی: 378 ہجری) علیہ الرحمہ لکھتے

ہیں کہ زہد ایک بلند مرتبہ کا نام ہے، یہ پسندیدہ احوال اور عظیم مرتبوں کی بنیاد ہے، جو لوگ اللہ کو پانے والے ہیں، اُن کا پہلا قدم ہوتا ہے، سب کو چھوڑ کر اللہ سے لو لگانے والوں، اللہ سے راضی رہنے والوں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کا بھی پہلا قدم ہوتا ہے۔

(اللمع، باب 23، صفحہ 113، مطبوعہ: ادارہ پیغام القرآن، لاہور)۔))

(مصنف) اور فرمایا شیخ محقق راسخ نے کہ مدار وہ ہے کہ تمام عالم جس کے ساتھ قرار دار ہو وجوداً اور عدماً اور نیز کہا شیخ موصوف نے کہ مدار وہ ہے کہ جس سے فیض حاصل ہے اور واجبات سے کرے بالواسطہ اور وہ اللہ سے بلا واسطہ اور دوسرے قول میں محقق شیخ سے تعریف مدار میں مذکور ہے کہ مدار وہ ہے جس کی طرف وجود ہر شے کا مخلوق پر دورہ کریں جبکہ آنحضرت موافق حکم احکم الحاکمین قل سیروا فی الارض اللہ تعالیٰ شانہ اعظم برھانہ کے حکم سے اٹھ کر ہدایت اور تلقین کرتے ہوئے جونپور شہر میں رونق افروز ہوئے اور ایک مسجد اعلیٰ میں استقامت فرمائی بس آنحضرت کو توجہ سے فیض کی برکت میں وہ شہر ہدایت کا دارالشرف ہوگیا اور آنحضرت کے خلیفوں میں سے تھے زاد المسافرین میں لکھا ہے کہ وجود کرامت آنحضرت کا منظر عین عبدات کا وحدت سے شاہد تھا۔ اس وجہ سے جو آپ کو دیکھتا تھا اسی وقت یہ کلمہ زبان پر لاتا تھا۔ بیت۔

اے نورِ خدا در نظر از روئے تو مارا ــــ بگذار کہ در روئے تو بینیم خدارا

مرحبا اے خاصۂ پروردگار ــــ مرحبا اے قطب کل قطب المدار

یہ دولت کسی بختاور کو ملی ہے چنانچہ صوفیاء کرام رحمتہ اللہ علیہ سے مثل شیخ علاؤ الدین سمنانی رضی اللہ عنہ کے اور بھی بزرگان دین وغیرہ اپنی تصنیفات میں فرمایا ہے کہ جو کوئی صاحب فنافی الشیخ وفنافی الرسول وفنافی اللہ کی راہ منزل سے مقام صمدیت میں پہنچتا ہے تو اس وقت اس کی راہ ذات عالم صور میں کسی چیز کی محتاج نہیں رہتی ہے جیسے کہ اللہ اس معاملہ

میں ایک حدیث مشکوٰۃ شریف ربع دویم میں سے اس جگہ تحریر کی جاتی ہے" الیٰ بسانوافل حتی اجتبہ واذا اجبہ فکنت سمعہ الذی یسمعد ویبصرہ الذی یبصربہ ویدہ الذی یبطس بہاورجلہ الذی یمشی بہا"

....

((محشی))

اللہ تعالیٰ کی اولیاء سے محبت:

صاحب کتاب ستر ہویں شریف حضرت زبدۃ العارفین بابا حیدرعلی شاہ ارغوانی (متوفی:1395ہجری) علیہ الرحمہ نے اس حدیث شریف کومختصر الفاظ کے ساتھ تحریر فرمایا ہے، مگر ہم نے قارئین وسالکین کی تشنگی کی خاطر اس حدیث کومکمل الفاظ کے ساتھ ساتھ تشریح بھی قلم بند کردی ہے، تا کہ سالکین اپنی علمی تشنگی کو سیراب کرسکیں۔

حدیث:9 ((عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالیٰ قال: من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب، وما تقرّب الیّ عبدی بشیء احب الیّ ممّا افترضت علیہ، وما یزال عبدی یتقرّب الیّ بالنّوافل حتّی أحبّہ، فاذا أحببتہ: فکنت سمعہ الّذی یسمع بہ، وبصرہ الّذی یبصر بہ، ویدہ الّتی یبطش بھا، ورجلہ الّتی یمشی بھا، وان سألنی لأعطینّہ، ولئن استعاذ نی لأ عیذنّہ، وما تردّد ت عن شی ء أنا فاعلہ تردّدی عن نفس المؤمن، یکرہ الموت وانا أکرہ مسآء تہ))

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں، اور میرے کسی بندہ کا، بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے

زیادہ پسند نہیں، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں، تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں، اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے، اس میں کبھی میں تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مؤمن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں، جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم الحدیث: 6502، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تشریح: حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ (متوفی: 1391ہجری) مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ولی اللہ وہ بندہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ وارث ہو گیا کہ اسے ایک آن کے لئے بھی اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا بلکہ خود اس سے نیک کام لیتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وھو یتولی الصلحین﴾ اور یہ بندہ ہے جو خود رب تعالیٰ کی عبادت کا متولی ہو جائے، پہلی قسم کے ولی کا نام مجذوب یا مراد ہے اور دوسرے کا نام سالک یا مرید ہے وہاں ہر مراد مرید ہے اور ہر مرید مراد فرق صرف ابتداء میں ہے یہ مقام قال سے وراء ہے جو حال سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یعنی جو میرے ایک ولی کا دشمن ہے وہ مجھ سے جنگ کرنے کو تیار ہو جائے خدا کی پناہ یہ کلمہ انتہائی غضب کا ہے صرف دو گناہوں پر بندے کو رب تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ دیا گیا ہے ایک سود خوار دوسرے دشمن اولیاء رب تعالیٰ فرماتا ہے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ علماء فرماتے ہیں کہ ولی کا دشمن کافر ہے اور اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے، (مرقات) خیال رہے کہ ایک

ہے ولی اللہ سے اس لئے عداوت وعناد کہ ولی اللہ ہے، یہ تو کفر ہے اسی کا یہاں ذکر ہے، اور ایک ہے کسی ولی سے اختلاف رائے یہ نہ کفر ہے نہ فسق لہٰذا اس حدیث کی بناء پر یوسف علیہ السلام کے بھائی اور وہ صحابہ جن کی آپس میں لڑائیاں رہیں ان کو برا نہیں کہا جاسکتا کہ وہاں اختلاف رائے تھا عناد نہ تھا عناد و اختلاف میں بڑا فرق ہے، اس کے لئے ہماری کتاب امیر معاویہ دیکھو حتیٰ کہ حضرت سارا کو اس بنا پر برا نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے حضرت ہاجرہ و اسماعیل علیہما السلام کی مخالفت کی، اس لئے یہاں ''عادیٰ'' فرمایا ''خالف'' نہ فرمایا اور ''لی ولیا'' فرمایا ''ولی اللہ'' نہ فرمایا۔ یعنی مجھ تک پہنچنے کے بہت ذریعہ ہیں، مگر ان تمام ذرائع سے زیادہ محبوب ذریعہ ادائے فرائض ہے اسی لئے صوفیاء فرماتے ہیں کہ فرائض کے بغیر نوافل قبول نہیں ہوتے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے افسوس ان لوگوں پر جو فرض عبادات میں سستی کریں اور نوافل پر زور دیں اور ہزار افسوس ان پر جو بھنگ، چرس حرام گانے بجانے کو خدا رسی کا ذریعہ سمجھیں، نماز روزے کے قریب نہ جائیں۔ یعنی بندہ مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ میرا پیارا ہوجاتا ہے کیونکہ وہ فرائض و نوافل کا جامع ہوتا ہے (مرقات) اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کرے محبت سے مراد کامل محبت ہے۔ اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ولی میں حلول کرجاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو، کہ خدا تعالیٰ حلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں، ایک یہ کہ ولی اللہ کے یہ اعضاء گناہ کے لائق نہیں رہتے ہمیشہ ان سے ٹھیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں اس پر عبادات آسان ہوتی ہیں، گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرارہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اعضاء کو دنیا کے لئے استعمال نہیں کرتا صرف میرے لئے استعمال کرتا ہے ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے ہر آواز میں میری آواز سنتا ہے یا یہ کہ وہ بندہ فنافی اللہ ہوجاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ

ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وراء ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے چلی ہوئی قمیص یوسفی کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سن لی حضرت آصف بن برخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تخت بلقیس لاکر شام میں حاضر کردیا حضرت عمر نے مدینہ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچادی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے واقعات بچشم ملاحظہ فرمالئے یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں آج نار کی طاقت سے ریڈیو تار، وائرلیس، ٹیلی ویژن عجیب کرشمے دکھارہے ہیں تو نور کی طاقت کا کیا پوچھنا اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقت اولیاء کے منکر ہیں، بعض صوفیاء جوش میں سبحانی ما اعظم شانی کہہ گئے بعض نے کہا مافی جبتی الا اللہ یہ سب اسی فنا کے آثار تھے، مولانا فرماتے ہیں، شعر۔

چوں روا باشد انا اللہ از درخت

کے روا نہ بود کہ گوید نیک بخت

یعنی وہ بندہ مقبول الدعاء بن جاتا ہے کہ مجھ سے خیر مانگے یا شر سے پناہ میں اس کی ضرور سنتا ہوں معلوم ہوا کہ اولیاء رب تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں تو جو شخص ان سے دعا کرائے اس کی مقبول ہوگی اور جو ان کی پناہ میں آئے وہ رب کی پناہ میں آجائے گا، مولانا جامی فرماتے ہیں، شعر۔

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام

ہمچو کاہے آمدم کوہے گناہ آوردم ام

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 335 تا 337، مطبوعہ: مکتبہ اسلامیہ، لاہور)۔))

(مصنف) اس کے حق میں ہے الحق بس اس حال میں حضرت شیخ مخدومی قدری نے کہ آنحضرت کے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ اعظم تھے عرض کیا یا شاہا بغیر طعام صوری کے انسان کیونکہ زندگی بسر کرتے ہیں اور عبادت میں جسم کو اطمینان کلی کس طرح حاصل ہوتا

ہے پھر آنحضرت نے فرمایا اے طالب جاننا چاہئے کہ جس کسی کا وجود بول و براز سے مبرا اور نجاست لوث ثنیا سے معرا ہو اس کو طعام صوری سے کیا کام ہے اور باقی جس کسی نے وجود مستحکم پکڑا اور وہ مرغوب طعام صوری سے کیا کام ہے اور باقی جس کسی نے وجود مستحکم پکڑا وہ مرغوب طعام صوری ہوا پس ان میں سے کوئی طعمہ ناسوتی اور کوئی لذاید ملکوتی۔ اور جو کوئی ان دونوں سے معرا و مبرا ہے اس کو غذائے ملکوتی حاصل ہے وہ محتاج ناسوتی کا نہیں ہوگا چنانچہ آنحضرت نے فرمایا مجھ کو بندر کماچ شہر کے بالائے کوہ زرنگار میں طعام صوری سے شیر برنج حضرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا اور مجھ سے کہا کہ یہ اللہ پاک نے تمہارے واسطے طعام ملکوتی بھیجا ہے یہ حصہ تمہارا ہے آپ کھالیں میں نے کہا یا حضرت "اَلدُّنیا یَو مٌ وَلَنَا فِیھَا صَوم" ترجمہ دنیا ایک دن ہے اور میں ہوں اس میں روزہ دار۔

....

((محشی))

دنیا کی محبت:

حدیث:10 ((اَلدُّنیا یَو مٌ وَلَنَا فِیھَا صَوم))

ترجمہ: دنیا ایک دن کے برابر ہے اسے روزہ رکھ کر کاٹو، دنیا ایک خواب (نیند) ہے۔

(عین الفقر کلاں، باب 10، صفحہ 21: مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

تشریح: (اے طالب صادق!) تو جانتا ہے کہ پہلے پہل دُنیا میں جو غفلت گنہگاری اور فتنہ وفساد پیدا ہوا، وہ محبت دنیا کی وجہ سے ہوا ہے، دنیا کی طلب وہی شخص کرتا ہے، جو غافل، گنہگار، بدکردار، فتنہ انگیز اور بے حیا ہو، انسان اور مولیٰ کے درمیان پردہ بھی دُنیا ہے، جان لے کہ جب بندوں میں سے کوئی بندہ مولیٰ کی طرف میلان کرتا ہے، اور فقر محمدی ﷺ میں قدم رکھتا ہے، اور جو کچھ مال و دولت دُنیا، نقد و جنس اپنی ملکیت میں رکھتا ہے، وہ سب کا سب

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے، اور محمدی ﷺ سنت عظیم کو بجالاتا ہے، اور ناپاک اور پلید دنیا سے نکل کر پاک ہو جاتا ہے، اور توبہ (واستغفار) کرتا ہے، تو اسی وقت حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے: کہ اے فرشتوں، نبیوں، صوفیوں، ولیوں، درویشوں، فقیروں، غوثوں، اور قطبوں کی ارواح اور ہر صاحب مراتب مؤمنوں، مسلمانوں اور اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کی حق تعالیٰ سے حکم ہوتا ہے، کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست نے میری دوستی کی وجہ سے پلید اور مردار دُنیا کو چھوڑ دیا ہے، جیسا کہ چاہیے، تم اس کی زیارت کو جاؤ، اور اسے آفرین کہو ، اور وہ لباس جو مثل گدڑی یا کپڑے کے وہ آج جسم پر پہنے ہے، تم بھی وہی لباس پہنو، اور خود حق سبحانہٗ وتعالیٰ بزبان قدرت کرم ورحم ورحمت سے فرماتا ہے: اے میرے نیک بندے ! میں حاضر ہوں، جو چاہتا ہے مانگ تاکہ میں تجھے عطا کر دوں))۔

(مصنف) بعد اس گفتگو کے نہ لقمے نعمت خوان اللہ تعالیٰ سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے میں نے کھائے اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے مدار عالم آج روز سے تا زیست تم کو اکل وشرب یعنی کھانے اور پینے کی خواہش نہ ہوگی اور جس طرح سے میں پیغمبروں اور شہداؤں اور صابروں اور اولیاؤں اور کل مخلوقات کا یعنی کونین کا سردار کیا ہے اسی طرح سے تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بعد ائمہ اطہار اولیاء عظام پر سردار یعنی مدار العالمین کیا ہے، پس اسی وقت سے مجھ کو کیفیت تحت الثریٰ سے لے کر فلک اعلیٰ تک معلوم ہونے لگی۔ اور دوسری یہ کہ تو نے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو صوم وصال سے منع فرمایا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہوں میں مثل تمہارے۔ ایک آدمی تم سے اپنے پروردگار کے شب گزرانتا ہوں اور وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور میرا تن من ہمیشہ سے سیراب رکھا ہے۔

....

((محشی))

حدیث: 11 ((عن ابا هريرة رضى الله عنه قال: نهىٰ رسول الله ﷺ عن الوصال، فقال رجل من المسلمين : فانّک ، یارسول الله ﷺ: تواصل ، قال رسول الله ﷺ: وايكم مثلي؟اني ابيت يطعمني ربّي ويسقيني.......الخ))

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا، صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ بھی تو متصلا روزے رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، رقم الحدیث: 1103، صفحہ 398، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صوم وصال کا معنیٰ:

میرے اُستاد محترم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صوم وصال کا معنیٰ یہ ہے کہ روزے کے بعد روزہ رکھا جائے اور ان روزوں کے درمیان کھانا، پینا نہ ہو، اس طرح جتنے روزے رکھے جائیں گے وہ سب صوم وصال ہوں گے۔

جمالِ ربّ تعالیٰ:

مزید علامہ سعیدی مدظلہ ایک اشکال کو رفع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے کھا، پی لیا تو وصال کے روزے کیسے ہوئے؟

اس کا جواب امام رازی علیہ الرحمہ نے یہ لکھا ہے کہ آپ ﷺ کو جمال رب کا دیدار کرادیا جاتا تھا اور اس دیدار سے آپ ﷺ اس قدر شادکام ہوتے تھے کہ پھر آپ ﷺ کو کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہتی تھی یعنی میرا کھانا پینا یہی ہے کہ میں اپنے رب عزوجل کو دیکھ لوں۔

(شرح صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 89، مطبوعہ: فرید بک سٹال، لاہور)۔))

(مصنف) بس اس صورت میں یہ ہوسکتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم کو مورث اس نعمت کا عطیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے اور تیسرے یہ کہ عزم تا باقی عمر اس مقام میں متمکن رہو بدون طعام صوری کے زندگی بسر کرتے تھے اور نعمت ملکوتی کو غذا بناتے تھے اور ہمارے جد حضرت آدم علیہ السلام نے پانسو برس کی مدت تک بہشت میں رہ کر اس غذا لطیف ملکوتی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ بات مدت کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے ہی اوراوپر ختم کیونکہ میں "قطب المدار الاولیاء تحت قبائی لا فهم" ہوں، اس بات کو سن مخدومی رضی اللہ عنہ نے کہا "صَدقتَ" اور کہا سبحان اللہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو جمال اور جلال بھی ایسا عنایت فرمایا ہے کہ مشاہدہ میں جس کے دیکھنے کی تاب نہیں چنانچہ مخدومی بے خود ہو کر روئے نیاز سجدہ میں لائے اور دنیا کے تمام امور سے دست بردار ہو کر حلقہ خلفاء میں داخل ہوئے اور آنحضرت ظاہر میں اپنا رخ مبارک برقع سے جو کہ مثل فانوس کے وجود شمع انور آنحضرت پر موجود تھا پوشیدہ رکھتے تھے کیونکہ دیکھنے والوں کو اس نور کی چمک سے دیکھنے کی تاب نہ ہوتی تھی اور پروانہ کے مثل آپ کی محبت میں نثار ہو کر فیض حاصل کرتے تھے کیونکہ حضرت شاہ بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار نے ستر مرتبہ شب قدر کو دیکھا تھا اس وجہ سے کوئی آپ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھ سکتا تھا بلکہ جس کی نظر آپ کے جمال بے مثال پر پڑی بے اختیار ہو کر سجدہ کرتا تھا اسی وجہ سے آپ ہمیشہ اپنے روئے مبارک پر برقع رکھتے تھے جو آپ کی تازیست میلا نہ ہوا اور آپ کے تازیست بدن، لباس وغیرہ پر مکھی کبھی نہیں بیٹھی بسبب قطبیت کے جلال کے آپ کی کراماتی شعائیں تھیں۔

دوئم خانوادہ طیفوریاں حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ سے پانچ خلیفہ اور چہار گروہ کے نقشبند، دوئم شطاریہ، سوم مداریہ مشہور و معروف ہیں اور رسم (3) خرقہ کا بھی مظہر ہے خلیفہ اول شیخ مسعود خرقہ شکر پارہ، دوئم شاہ ابراہیم خرقہ خشت پارہ، سوم

خلیفہ حضرت شیخ محمود خرقہ ہزار میخی، چہارم خلیفہ عبداللہ مکی علم بردار، پنجم خلیفہ سید شاہ احمد زندہ صوف خرقہ نادر ختہ یعنی حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ اجل حضرت طیفور شامی کے تھے۔

((محشی))

حدیث: 12 ((قطب المدار الاولیاء تحت قبائی لا فهم))

ترجمہ: قطب مدار، میرے اولیاء (جو معارف ہیں) میری قبا کے نیچے پوشیدہ ہیں، ان کو میرے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ (عین الفقر، باب سوم، صفحہ 78، مطبوعہ: شبیر برادرز، لاہور)

((محشی)) راقم الحروف نے مذکورہ حدیث کی تخریج کے حوالے سے کافی جستجو کی، لیکن حتی المقدور جستجو کے باوجود عاجز کو مذکورہ حدیث شریف ان ((ان أولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری)) الفاظ کے ساتھ مل گئی۔

تشریح: سلطان العارفین، برہان الواصلین حضرت سلطان باہو (متوفی: 1102 ہجری) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی عارف باللہ بغیر دیکھے نہیں ہوا، اور عارفوں کی چار قسمیں ہیں اور چار ولایتوں سے تعلق رکھتے ہیں: ایک (1) عارف اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے، اور دوسرا (2) طبقات کا عارف اہل اللہ ہے، تیسرا (3) عقبیٰ کا عارف علماء عامل ہے، اور چوتھا (4) مولیٰ کا عارف ولی اللہ ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ پس جس کسی کو اللہ تعالیٰ معارف بنا کر فنا فی اللہ فقر کی بخشش کرتا ہے، اس کو فقر کے باطنی علم میں عالم فاضل دانش مند کر دیتا ہے۔

(عین الفقر، باب سوم، صفحہ 78، مطبوعہ: شبیر برادرز، لاہور)

((محشی)) حضرت قطب مدار علیہ الرحمہ جو اپنے مطابق یہ فرما رہے ہیں کہ ((قطب المدار الاولیاء تحت قبائی لا فهم)) تو اس سے مراد یہی ہے کہ آپ

فنافی اللہ کے مقام پر فائز تھے۔ جس کی وجہ سے آپ سے کچھ پوشیدہ نہیں تھا۔))

تعارف بایزید بسطامی (متوفی: 261 ہجری) علیہ الرحمہ:

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان الہجویری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ طریقت کے اماموں میں سے ایک بزرگ، معرفت ومحبت کے آسمان حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی علیہ الرحمہ ہیں، آپ تمام مشائخ طریقت میں جلیل القدر ہیں، آپ کا حال سب سے رفیع تر ہے، آپ کی جلالت شان کے بارے میں حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "ابو یزید منا بمنزلة جبریل من الملائکة" ترجمہ: صوفیاء کرام میں ابویزید کی شان ایسی ہے، جیسے فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام کی ہے۔

(کشف المحجوب، باب طبقہ تبع تابعین، صفحہ 185، مطبوعہ: الحمد پبلی کیشنز، لاہور)

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ کے ہی ایک باوقار بزرگ ہیں آپ کے والد کا نام عیسیٰ بن آدم علیہ الرحمہ تھا۔ آپ کا شمار بسطام کے نیک وصالحین بزرگوں میں تھا حضرت عیسیٰ بن آدم علیہ السلام اکثر لوگوں کو ہدایت دیتے بسطام سے دوسرے شہروں میں جایا کرتے تھے۔ ایک بار سفر سے لوٹے تو بیوی کی طبیعت خراب تھی آپ کی بیوی تے پر تے کر رہی تھی اور اس حالت میں کوئی فرق نہیں آرہا تھا۔ شوہر کی صورت دیکھی تو رونے لگی اور کہا میرے تاجدار آپ کے جانے کے بعد یہ حالت ایک بار پہلی بھی ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ بن آدم علیہ الرحمہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا آپ تحفے قبول کرنے سے پہلے یہ معلوم کر لینا ضروری ہے۔ کہ تحفہ دینے والے کی کمائی حلال ہے یا نہیں؟ اس وقت تمہارے پیٹ میں اللہ عزوجل کا ولی پرورش پا رہا ہے۔ کوئی شک وشبہ والی غذا تم ہضم نہیں کر سکتی۔

حضرت عیسیٰ بن آدم علیہ الرحمہ کا گھر جب۔ روشن ضمیر بیٹے کی پیدائش سے جگمگایا تو آپ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس کا نام طیفور رکھا۔ عیسیٰ بن آدم علیہ الرحمہ اس بیٹے کی

پیدائش کو اللہ عزوجل کی جانب سے بڑا انعام تصور کرتے تھے۔ اس خوشی میں وہ روزانہ بیس رکعت نماز نفل اللہ عزوجل کے شکر کے طور پر ادا کیا کرتے تھے۔

یہ سلسلہ پانچ سال تک جاری رہا۔ حضرت عیسیٰ بن آدم جس دن حضرت طیفور کو مدرسے میں داخل کرا کے لوٹے تو اسی روز انتقال کر گئے۔ اب حضرت طیفور یتیم ہو گئے۔ مگر بلند حوصلہ والدہ نے اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت جاری رکھی۔ حضرت طیفور علیہ الرحمہ بے حد خوبصورت اور بے انتہا ذہین بھی تھے۔ ہر سال اپنی جماعت میں اچھی کامیابی حاصل کرتے تھے۔ جب حضرت طیفور کی عمر پندرہ سال تھی تو قرآن شریف کی ایک آیت نے اُن کا دماغ ٹٹول کر رکھ دیا۔ جس کے اندر اللہ رب العزت کا یہ حکم تھا کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا۔ اُس روز آپ مدرسے سے گھر پہنچے تو والدہ کو اسی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں بہت کمزور ہوں کیونکہ دو ہستیوں کا شکر ایک ہی وقت کے اندر نہ ادا کر سکوں گا۔ مجھے اللہ ربّ العزت سے مانگ لیجئے۔ یا پھر اللہ عزوجل کے لئے وقف کر کے اپنے حق سے چھٹکارا دلا دیجئے۔ تا کہ مَیں ایک ہی توجہ سے اُس کے شکر میں مشغول ہو جاؤں۔ نیک ماں نے بنا کسی افسوس کے کہا میں اپنے حق سے تمہیں آزاد کرتی ہوں اور اللہ رب العزت کے حوالے کرتی ہوں۔ ماں کی اس قربانی کی عظمت کو محسوس کر کے آپ کے آنسو نکل پڑے۔ اور ماں کے قدموں میں گر کر قدم چوم لئے۔ آپ کا دل تو چاہتا تھا کہ یادِ الٰہی کے لئے دنیا کے سارے کام چھوڑ کر کسی ویرانے میں نکل جائے مگر ابھی آپ کی تعلیم پوری نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے تعلیم حاصل کرنے میں لگے رہے۔

ایک رات کا واقعہ ہے آپ کی والدہ کی طبیعت خراب تھی انہوں نے بیٹے کو آواز دی اور کہا کہ بیٹے پانی لاؤ آپ ایک ہی آواز سے گہری نیند سے جاگ کر پانی لینے کے لئے چلے گئے مگر جب پانی لے کر لوٹے تب تک آپ کی والدہ واپس سو چکی تھی۔ آپ نے والدہ کو

جگانا مناسب نہ سمجھا اور پانی اپنے ہاتھوں میں لیے ماں کے سرہانے کھڑے رہے تاکہ وہ دوبارہ پانی طلب کرے تو فوراََ پانی پیش کردے۔ ماں کی آنکھ فجر کی اذان کے وقت کھلی تو دیکھا کہ بیٹا پانی لئے سرہانے کھڑا ہے۔ حیرت سے پوچھا کیا میں نے پانی مانگا تھا؟ تم کب سے پانی لئے کھڑے ہو۔ آپ نے والدہ کو پوری بات بتادی تو آپ کی والدہ سجدے میں گر پڑی اور بیٹے کے لئے دعا کرنے لگی۔

آپ سترہ سال کی عمر میں قرآن حکیم کے حافظ ہو گئے تھے۔ اور علم حاصل کر کے آپ عالم دین بن گئے اور اپنی والدہ کی دعاؤں کے سایہ میں اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے بسطام سے روانہ ہو گئے، ملک شام پہنچے وہاں ایک اونچے پہاڑ پر چھوٹے سے غار کو اپنے عبادت خانہ کے لئے پسند کیا غار میں مسلسل تین روز تک عبادت میں رہنے کی وجہ سے نڈھال ہو گئے۔

نیند بھوک اور پیاس ستانے لگی، آپ نے سوچا اگر نفس کی جائز مانگ کو پورا نہ کیا گیا تو یہ اللہ عزوجل کی عبادت کرنے میں بھی میرا ساتھ نہ دے گا۔ جہاں آپ ٹھہرے تھے اُس کے قریب ہی شہر حلب واقع تھا۔ آپ اسی طرف روانہ ہو گئے اور دن بھر مزدوری کر کے ایک پانی کا مشکیزہ اور چنے خریدے اور واپس غار میں آکر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اب آپ کا یہی طریقہ بن گیا۔ جب بھی غذا ختم ہو جاتی شہر میں جا کر مزدوری کرتے اور چنے لے کر واپس آجاتے بارہ (12) سال کی لگاتار عبادت سے آپ کا باطن جگمگا اُٹھا۔ اس کے بعد پھر پانچ (5) سال اور یادِ الٰہی میں لگے رہے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی تو دیکھا سب مردہ ہیں۔ یعنی سب دنیاداری میں پڑے ہیں۔ تو آپ دنیاداری سے ہمیشہ کے لئے فارغ ہو گئے۔ آپ نے غار چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ میرے لئے بس تو ہی کافی ہے۔ پھر جب آپ حلب پہنچے تو جمعہ کا دن تھا نہا دھو کر مسجد پہنچے اب آپ کی ہستی دل کو کھینچنے والی ہو گئی۔ آپ کی روشن آنکھوں میں اتنی چمک بڑھ گئی تھی کہ کوئی دیکھنے والا آپ کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ نماز

کے بعد مسجد کے امام صاحب نے آپ سے کہا کہ آپ مجھے مسافر معلوم ہوتے ہیں۔ کھانا مسجد میں ہی کھالیجئے گا۔ کچھ نیک لوگوں نے مسافر کے لئے مسجد کے احاطے میں لنگر خانہ کھول رکھا ہے آپ نے امام صاحب سے کہا کہ میں یہاں پر ٹھہرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ اور کھانا بھی نہیں کھاؤں گا امام صاحب نے آپ کی بے پرواہی پوچھ کر دیکھا کہ آخر آپ کا روزگار کا ذریعہ کیا ہے۔ یہ سوال سن کر آپ نے کہا کہ پہلے میں اپنی نماز دوہرالوں پھر آپ سے بات کروں گا۔ آپ اُسی وقت نماز ظہر ادا کرنے لگے اور امام صاحب حیرت سے کھڑے دیکھتے رہے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو امام نے بگڑ کر پوچھا جو نماز آپ نے میرے پیچھے پڑھی اس کے اندر کیا خرابی تھی؟

آپ نے بڑے ہی صاف طور سے کہا کہ تم نے مجھے میری رزق کے بارے میں پوچھ کر یہ ثابت کر دیا کہ تم رازق (رزق دینے والے) سے ناواقف ہو اور جو رزق سے بے خبر ہو اُس کے پیچھے نماز کیسے صحیح و درست ہو سکتی ہے۔ امام صاحب نے یہ بات سن کر آپ کے ہاتھ پر توبہ کی حلب سے روانہ ہو کر آپ دمشق پہنچے تو شہر کے دروازے پر کئی بزرگوں نے آپ کا استقبال کیا۔ دیکھنے میں تو سب ایک دوسرے سے اجنبی تھے۔ مگر روحانی طور پر ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے تھے۔ تمام بزرگوں کو غیب سے اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اللہ رب العزت کا ولی صبح دمشق پہنچ رہے ہیں ان کا استقبال کرو۔ آپ نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ اور گلے بھی ملے۔ ہر ایک بزرگ کی یہ خواہش تھی کہ آپ ہمارے ساتھ قیام فرمائیں یعنی ٹھہریں۔ میزبانی کا یہ شوق دیکھ کر آپ نے فرمایا میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اُسی کے ساتھ قیام کروں گا جس کا دل درویش ہو اور دیکھنے میں درویش نہ معلوم ہوتا ہو، بزرگ میں صرف حضرت احمد عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ آپ کی شرط پر پورے اترے تھے۔

ارشادات عالیہ:

اب قارئین کی تشنگی علم کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کے چند مفید اور سبق آموز ارشاداتِ عالیہ قلم بند کرتا ہوں، تا کہ سالکین اور رشد وہدایت کے طلب گاران ارشادات کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنا سکیں۔

(1) انسان کو چار (4) چیزیں بلند کرتی ہیں، علم، کرم، حلم اور خوش اخلاقی۔

(2) اللہ تعالیٰ کو راضی کر، وہ تجھے راضی کرے گا۔

(3) جب انسان نیک ہو جاتا ہے، تو اس کا ہر کام نیک ہو جاتا ہے۔

(4) جو کن کر کام کرتا ہے، اس کا اجر بھی گن کر ملتا ہے۔

(5) ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

(6) عارف صادق وہی ہے جو خواہشات کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی ملحوظ رکھے۔

(7) عارف کامل وہی ہے جو آتش محبت (رب تعالیٰ کی محبت) میں جلتا رہے۔

وصال:

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کا وصال 14 یا 15 شعبان المعظم 261 ہجری کی شب میں ہوا تھا، اور آپ علیہ الرحمہ کو بسطام شہر میں ہی دفن کیا گیا ہے۔

(رسول اللہ کے سفیر، صفحہ 122 تا 127، مطبوعہ: مشتاق بک کارنر، لاہور))۔

(مصنف) اور مشائخ اعظم و اولیاء ہندوستان سے ہیں غریب احوال عجائب اطوار و کرامات بلند ومقامات ارجمند رکھتے تھے۔ بزرگی آنحضرت کی زیادہ حد تحریر تھی چنانچہ از روئے کتب صحیح اخبار اں اخیار و معارج الولایت و تذکرہ العاشقین ومناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے اور کچھ نہیں کھایا اور لباس کہ اس وقت زیب بدن تھا اس عرصہ میں میلا نہ ہوا تھا اور نہ شکستہ ہوا۔ اور احوال روئے مبارک کا یہ تھا

کہ جس کی نظر روئے مبارک پر پڑتی تھی سجدہ کناں ہوتا تھا اس وجہ سے آپ نقاب رکھتے تھے۔ صاحب معارج الولایت اور کشف النوان سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار صاحب کو خرقہ خلافت شیخ عبداللہ مکی سے پہنچا تھا۔ اوران کو شیخ الجاذب مقدسی سے اوران کو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور مصاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیخ طیفور شامی کو ارشاد کیا تھا کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار ہے۔ اس میں پنہاں رہو۔ جس وقت محمد رسول اللہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں۔ تم ان سے بیعت کرنا۔ صاحب تذکرہ الفقرا یونہی تحریر کرتے ہیں ایک سر موفرق نہ آیا۔ حسب ہدایت انہوں نے ایسا ہی عمل میں لایا اور لکھا ہے کہ حضرت پیر زندہ شاہ مدار اویسی تھے۔ یعنی روحانی طور پر جناب سرور عالم سے تربیت پائی تھی اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب ہندوستان میں پیر زندہ تشریف لائے تو اول دیدار اور زیارت کو حضرت خواجہ خواجگان بزرگ کے اجمیر شریف میں آئے اور برائے امداد دعوت اسلام سکوت کو کلا پہاڑ پر اربعین بیٹھے۔ بعد حصول امداد واستفادہ حضرت پیر زندہ مقام کالپی تشریف لائے اور وہاں ایک کرامت کی شعاع قادر بادشاہ بے ادب اور بہ مرشد شیخ سراج الدین کو سوختہ یعنی آگ کی بددعا سے جلادی۔ اور شہر کالپی کے باون پورہ آپ کی نگاہ جلال سے برباد ہو گئے۔ پیر زندہ وہاں سے برخاست کر کے مکنا دیوسدہ کے پاس آئے اور ایک جائے پر نشست کی۔ دیوراکش اور حضرت کی نگاہ دو چار ہوئی۔ پھر دیو نے بڑے غرور سے دیکھا۔ تو تکبری کا پتلا جان کر آپ نے اپنے گرد حصار شہادت کی انگلی سے زمین پر کھینچا۔ اور موکل چہار بندی کے اوپر چار چوکیاں قائم کر دیں۔ اور اندرون حصار آپ درمراقبہ عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے۔ اور وہ کافر ذات آپ کو اکیلا جان کر بھگانے کی نیت سے دوڑا آیا۔ جیسا کہ گربہ برموش ہاتھ بڑھائے ہوئے حضرت کے قریب آ کر دست دراز کیا حتیٰ کہ آپ کے جسم پاک کو تو ہاتھ نہ لگا ہو گا اور حصار بندی کے حلقہ پر جو کہ ریگ کھینچی ہوئی تھی پاؤں اس بے ادب

کا گرتے ہی موکل چوکیدار اس حصار کے نے ایک تھپڑ ایسا مارا کہ وہ بدبخت حیرت سے کھو گیا اور تعجب کیا۔ کہ یہ بیٹھا ہوا شخص ہاتھ نہ ہلایا۔ اور نہ دھکا دیا لیکن بالکل چالیس قدم کے فاصلہ پر بطور سنگ ریزہ کے گرا اور دل میں خیال کیا کہ یہ کون آدمی ہے گا کہ جس کے ہاتھ حرکت نہ کرتے ہوئے زور آزمائی کے مطابق حملہ آور رہوا۔ بدیں وجہ خوف سے تھرایا اور کہا کہ یہ کوئی بلا کا سامنا دیا۔ فقیر خدا کا نظر آتا ہے میرا حملہ اس پر کارگر نہ ہوگا۔ پست ہمت اور ناعلاج ہو کر بیرون حصار عاجز ہو کر زمین پر گر کر بے ادبی کا قصور معاف کیا چاہتا تھا۔ پھر آنحضرت نے اس دیو بدذات کا کفر غارت ہونے پر اس کی عجز و نیاز قبول فرمائی اور کہا کہ اے نالائق اگر حق خدمت گزاری یعنی جاروب کشی کا اقرار کرے گا تو تیری جان بخشی ہوگی۔ ورنہ تیری جان کو عجلت میں ڈال کر پریشانی میں مبتلا کروں گا۔ فی الحقیقت ایسی جرأت کی گفتگو سنتے ہی اقرار باللسان قبول کیا اور وہ ہمیشہ حاضری یعنی پاسبانی کا خواستگار رہو گیا۔ اور بار دیگر کسی مخلوق خدا کو آزاد نہ کرنے کے واسطے حضرت نے اس کو مقید کیا۔ علیٰ ہذا القیاس اور مکان واسطے عبادت کے تیار کروایا۔ جواب روضۂ شریف مشہور ہے۔ بعد ازاں ان چند روز کے پھر آپ ملک بنگار میں بطریق سیر پہنچے۔ ہزاروں آدمی برکت سے آپ کی مشرف باسلام ہوئے پھر کوہستان نیپال وبدری ناتھ میں بڑے بڑے نامور گوسائیں اہل ہنود سے مباحثہ ہوا۔ اور بہت سے لوگ دعوت اسلام قبول فرما کر بیعت سے مشرف ہوئے اور جب آنحضرت بطریق سیر ملک کاٹھیاواڑ میں تشریف لے گئے وہاں گرنار پہاڑ کے فقرائے اہل ہنود اس کو متبرک جانتے میں اس پر بھی آپ کا گزر ہوا۔ مگر ایسا کچھ معاملہ درپیش ہوا کہ بہ سبب آپ کی کرامات اور جلال کے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ جتل جوگی کے بعد میں جو کہ اس جگہ مہنت اسماعیل جوگی سب گروہ کا سردار آپ کے مباحثہ میں تاب نہ لا کر دعوت اسلام قبول فرما کر بیعت سے مشرف ہوا۔ جب اس کی جان بخشی ہوئی۔ بلکہ اس کی اولاد سے مسلمان جوگی اس نواح میں موجود ہیں

اس جماعت سے بہت لوگ دائرہ اسلام قبول فرما کر بیعت میں آئے۔ اس واسطے حضرت سید شاہ جمال الدین عرف جمن جتی رضی تعالیٰ عنہ کو فقرائے سرخ پوش پیشوا شمار کرتے ہیں۔ صاحب مخبرا مواصلین سال پیدائش حضرت کا 390 ہجری 27 ماہ جمادی الاول روز جمعہ اس میں بہت سے اختلاف ہیں۔ بہت سے کتب تواریخ زیر نظر ہوئے۔ لیکن کوئی طریق سے اتفاق نہیں ہے۔ ہر ایک مؤلفین کے نزدیک عمر شریف آنحضرت کی پانسو برس اور کوئی مکتوبات سے دو صد باون برس ہوتے ہیں۔ لیکن ان صدیات سے حضرت خواجہ طیفور شامی المعروف حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ کے منصوبیت میں فرق عائد ہوتا ہے لیکن کسی مولف کو حوصلہ مروجی دویم خوانوادہ کے شریک ہو رہنا داخلہ وہی نہیں کرتے ہیں۔ اور خوانوادہ دویم سے سہ خرقہ اور پانچ خلفا کا مظہر ہے یعنی شطاریہ، دویم نقشبند، سوم سید احمد زندہ صوف اظہر من الشمس ہے۔ لیکن پھر مؤلفین نے چھان کر کے اصول مروجی کیوں ہیں تغیر کرتے ہیں۔ یہی لازم امر ہے جو کہ سنہ ہجری حضرت خواجہ سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی جو صدی ہے۔ وہی لائق مروجی اور منصوبیت کے ہیں اور باتفاق اخبارات وفات آنحضرت کی 845 ہجری میں ہوئی۔ مزار درگاہ، درود رحمت ملک عرب میں شمار کرتے ہیں۔ اور مؤلفین مکن پور شریف کا حوالہ از روئے کتب دیتے ہیں بسبب آپ کی کرامات برود بھی افضل ہیں۔ چونکہ ملک عرب اور عجم وخراسان فارس وہند میں منجملہ ایک سو چوالیس خلیفے آپ کے کئی کتب سے ثابت ہیں ان میں خلیفہ سید شاہ جمال الدین جمن جتی قدس سرہ الملقب قلندر وملنگ درند ہر 3 ایک معیت ان کے پیرو دیوانگاں مدار کہلاتے ہیں اور بہتر نام سے مشہور ومعروف ہیں۔ مثلاً دیوانگان حسینی سلطانی، رشیدی ودریائی دسر موری، دیوانگان کالی وجمشیدی، وقدوسی ومداحی ودیوانگان زندہ دل وضیائی ودیوانگان آتشی ودیوانگان شریفی حضرت محمد شریف سے وابوالعلائی ومائی پوست ودیوانگان کریمی ودیوانگان قادری ودیوانگان بولنگر لنکھا پتی وسدہ شاہی ومقبول

شاہی ودیوانگان خاک دلوری، ودیوانگان جام دلوری وغیرہ اجمعین دے بہتر دیوانگان کی پٹیاں یعنی ماسلسلہ سید شاہ جمن جتی کو پہنچتے ہیں۔ خلیفہ اعظم حضرت پیر زندہ شاہ مدار میں خلیفہ اعظم حضرت قاضی مطہر قدس سرہ ان کی فقیری کا حال کتاب سیر الفقراو کتاب گفتار رحمت میں اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ قاضی صاحب از حوصلہ شرع شریف محکمہ دار القضاۃ سے بہتر اونٹ کتاب ودیگر اسباب ضروری لے کر واسطے مباحثہ شرعی کے مکن پور میں تشریف لائے۔

((محشی))

تعارف خاندانِ سید بدیع الدین علیہ الرحمہ:

آپ ساداتِ بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چشم و چراغ ہیں۔

(مدار اعظم، صفحہ 28، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

آپ کے والد محترم کا نام سید علی حلبی ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ ثانی بنت عبداللہ سومی جنگی ہے جن کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

ولادت قطب مدار:

آپ کی ولادت شہر حلب میں یکم شوال المکرم 442 ہجری کو صبح صادق کے وقت ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی حضرت سید بدیع الدین ہے اور آپ قطب المدار العالمین کے لقب سے مشہور و معروف ہوئے۔ (مدار اعظم، صفحہ 29 تا 34، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

تعلیم و تربیت:

آپ کی تعلیم کا آغاز اس طرح ہوا کہ آپ کی عمر جب پانچ سال ہوئی تو آپ کے والد ماجد نے آپ کی بسم اللہ خوانی کے بعد آپ کو اس وقت کے متبحر و محقق فاضل حضرت حذیفہ شامی کے سپرد کر دیا تا کہ اس گوہر نایاب کی صحیح معنوں میں نشو و نما ہو سکے آپ نے وقت کی

Madaarimedia.Com

قدر کرتے ہوئے جلد سے جلد قرآن شریف کو ختم کیا اور صرف بارہ سال کی عمر میں آپ نے مختلف علوم میں اچھی خاصی کامیابی حاصل کرلی اُس کے بعد آپ نے علوم دینیہ کے سمندر میں غوطہ زنی کی اور تفسیر وفقہ واصول فقہ میں کمال حاصل کیا اور پھر اُسی دولت علم کی وجہ سے آپ اپنے زمانے کے محدث مشہور ہوئے اور صرف چودہ سال کی عمر میں آپ کا شمار اس وقت کے ممتاز علماء ومحدثین میں ہونے لگا اور پھر آپ نے اُسی دینی علم پہ اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ سائنسی علم وعلم سیماں وعلم قیا سیہ وعلم رومیہ سے بھی اپنی شخصیات کو مزین کیا۔

بیعت وخلافت:

جناب حضرت سید بدیع الدین علیہ الرحمہ نے ظاہری علم سے اپنی ظاہری شخصیت کو مزین کرلیا تو اب آپ کے دل میں یہ تمنا جاگ اٹھی کہ اب باطنی علم میں بھی کمال حاصل کروں گا تاکہ اپنے باطن کی بھی اصلاح ہوسکے۔اس لئے آپ تحصیل علم کے جذبہ سے سرشار ہوکر علم باطن کی طرف متوجہ ہوئے۔اور اپنے وقت کے صوفی باصفا سراج الاتقیاء حضرت طیفور شامی المعروف حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئے اور پھر سلوک کی منزلیں طے کرنا شروع کیا۔ جب آپ کے مرشد کامل شیخ الاتقیاء حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے آپ کی محنت شاقہ کو دیکھتے ہوئے سمجھ گئے کہ یہ نوجوان آنے والے وقت میں آسمانِ حقیقت ومعرفت پر ایک آفتاب کی حیثیت رکھے گا اس لئے انہوں نے آپ کو خرقہ وخلافت سے نواز دیا۔اور پھر آپ کے مرشد کامل نے اسی وقت آپ کو جس دم جو ایک خاص ذکر الٰہی ہے۔آپ کو اس عمل کی اجازت فرمائی پھر آپ نے اس قدر اُس ذکر کو کیا کہ آپ سے دنیا کی خواہش جاتی رہی۔ (مدار اعظم، صفحہ 30، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

یہ سلسلہ جاری رہا اور ایک روز آپ نے حج کا ارادہ فرمایا اور مکہ معظمہ جانے کے لئے سفر کیا۔ مکہ معظمہ پہنچ کر آپ نے حج کا فریضہ ادا کیا کچھ روز وہاں قیام کرنے کے بعد مدینہ

منورہ حاضر ہوئے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں باطنی نعمتوں سے مستفیض ہوئے۔آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں دربار رسالت میں حاضر تھا تو میں نے مراقبہ کیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی خصوصی حاضری سے شرف یاب ہوا تو فخر کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جاکر مخلوق کی ہدایت میں کوشش کرے۔ (مدار اعظم، صفحہ 32، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

ہندوستان تشریف آوری:

جب سیدی قطب المدار پہلی بار ہندوستان تشریف لائے تو گجرات میں کچھ عرصہ تک قیام فرمایا پھر گجرات سے روانہ ہوکر اور شہروں کو زینت بخشی پھر کچھ عرصہ ہندوستان میں ہی رہ کر اور مختلف ملکوں میں تبلیغ واشاعت کا کام کیا۔(مدار اعظم، صفحہ 35، مطبوعہ: مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)

وصیت قطب مدار:

جب سیدی قطب المدار علیہ الرحمہ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ اب میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہونے والا ہوں تو آپ نے اپنی جانشینی کے لئے اُن نفوس قدسیہ کو منتخب فرمایا، حضرت ابو محمد ارغون سید ابو تراب فنصور اور سید ابوالحسن جیگور اور اپنے تمام مریدین اور معتقدین سے فرمایا کہ ان تینوں کو میرے بعد میرا اہم مقام تصور کیا جائے۔اور جو کوئی مشکل پیش آئے تو انہیں کی طرف متوجہ ہونا۔

آپ کی دوسری وصیت یہ تھی کہ آپ نے اپنے تمام مریدین ومعتقدین سے فرمایا کہ میرے بعد میری جنازے کی نماز کی اقامت شیخ حسام الدین سلامتی کریں گے۔

وصال:

17 جمادی الاول 838 ہجری کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔مکن پور شریف میں

آپ مدفون ہوئے۔ (مدار اعظم، صفحہ 88، مطبوعہ مکن پور، ضلع کانپور، انڈیا)۔))

(مصنف) راہ میں ایک ندی ایسن نامی ملی۔ کہ متصل آپ کی نشست کو گھیرے ہوئے رواں تھی۔ جب شتر بار برادری کے ندی مذکور میں اتر گئے۔ قدرت خداوندی سے رود نے ایسا جوش مارا کہ کل اسباب وکتب وغیرہ بھیگ گئے۔ بلکہ جانیں بھی مشکل سے بچیں۔ بعدازاں مقام فرما کر روبرو آنحضرت شیخ المشائخ کے آئے اور حجت پیش کیا۔ آپ صاحب روشن ضمیر تھے۔ فرمایا بابا اپنی کتاب فقہ شرعی کی دیکھو تا کہ اس پر عمل کیا جائے۔ زبانی گفتگو سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ فرمایا آپ کی مونچھ بہت دراز ہے۔ ان کو از روئے شرع شریف کترنے کے بعدازاں کتاب دیکھنا ہوگا۔ قاضی جی معتراض دردست گرفت پھر آنحضرت نے فرمایا۔ شرعی بال کا کاٹنا روا ہوگا۔ اور طریقت کے بال کا کٹنا وبال ہوگا۔ قاضی جی نے غرور سے قینچی چلائی کچھ بال کٹتے ہی چند بالوں سے خون کے فوارے اور کئی بالوں سے دودھ کے شرارے جاری ہوگئے۔ بلکہ جائے نشینی کے بستر پر خون ودودھ جمع ہو رہا۔ قاضی جی دیکھ کر خوف سے تھرایا۔ اور کتابیں شرعی فقہ کی ملاحظہ کرنے دوڑا۔ اور ایک کتاب نکال کر ملاحظہ کرنا شروع کر دیا۔ اور جو کتاب دیکھی جاتی تھی ہر کتاب کا صفحہ صفحہ تحریرات سے خالی پایا جاتا تھا۔ جس جگہ اللہ محمد لکھا تھا وہی باقی تھا۔ دانشی کا امتحان غار ہوا۔ عجائبات سے حیف ہو کر زبان گویائی بند ہوئی۔ شرمندہ ہو کر روبرو آنحضرت کے آیا۔ اور کہا کہ یا حضرت خدا کی خدائی کے رازوں کا کیا کہوں۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔ جملہ کتابوں کا ملاحظہ کیا ہر ہر کتاب کا ورق ورق صاف ہے اب شرعی شریف کی بنا پر احکام قضاۃ روبرو آپ کے درطاق ہے۔ جس پر اللہ محمد لکھا ہے اتنا ہی باقی ہے۔ اور آگے پیچھے کا کل مضمون عدارد ہے یہ آنحضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب قدس سرہ فرمائے۔ اے قاضی مطہر تو نے قدرت الٰہی سے آگاہ نہیں۔ اپنی قدرت کاملہ سے کوئی بشر کو شرمندہ کرے یا کسی کا احکام جاری کرے سب غیب السموات کے کار ہیں۔ یہ ماجرا سن کر قاضی جی نے تعجب سے نادم ہو کر کہا۔ پھر احکام شریعت

برخلاف طریقت کے تھے۔ تو اماکین فقہ شناس یا محدثین اور یا راویان روایت کی دانش ماضی کو مستقبل مخالفت میں کیوں بیان فرمائے ہوں گے شریعت ہر طریقت رہبری کرتی ہے۔ یعنی حقیقت حق تعالیٰ کی عبودیت کا راہ بتانا مرنے کے آگے مارنا اور معرفت میں مردہ زندہ کرنا شیوۂ طریقت ہے۔ تو مجھ کم ترین کو معاف فرمایئے۔ چونکہ میری لاعلمیت کا ثبوت میرے ہی دل پر پہنچ کر شرمندہ ہوں دل وجاں نثار کر کے قدم چوم کر عرض کرنے لگا۔ بادشاہ مدار العالمین اب طریقت راز کا سبق دے کر زمرہ اپنے میں داخل فرمایئے پھر آنحضرت نے کمال شفقت سے سرفراز طریقت میں منصب کردی اور بہتر اونٹ کتاب داخل حجرہ کردی۔

نہ (نو 9) شعبہ عاشقان آپ ہی سے ملتے ہیں سومّ گروہ خلیفہ اجل حضرت سید شاہ بدیع الدین پیر زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے حضرت سید شاہ ابو محمد ارغوں قدس سرہ آپ سے تین گروہ خادمان مدار جاری ہیں دوییم حضرت سید شاہ ابوتراب فنصور سوییم سید شاہ ابوالحسن طیفور خلیفہ اجل حضرت سید شاہ بومحمد گرگ دانشمند تیغ برہنہ سلسلہ طالبان مدار قدس سرہ جاری ہے اور آنحضرت سے ملک فارس اور عرب اور عجم اور شام ونجارا شریف اور ہندوستان عظیم الشان میں کے کئی خلفاؤں سے بہت ایک گروہ کا جاری ہونا معتبر کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن اس مجلس میں طوالت کا خوف ہونے سے اختصار کر کے تحریر میں لایا۔ اور ماضی ومستقبل کا احوال اور سیر کردہ اڑھائی جگ ملنگ فقیری کا عنوان اور صدہا کتاب قلمی ومطبوعہ زیر نظر کردہ کا عنوان دیدہ وشنیدہ بزرگان دین کے بالمشافہ تحقیق بیان کو بھی درجہ کتاب مجلس مقدم کو پڑھنے سے آگاہ ہوں گے۔ اگر اس میں کچھ سہو ہو۔ تو انجان کو معاف فرما کر دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔

((محشی))

خلفائے قطب مدار:

(۱) سید ابومحمد ارغون، (۲) سید ابوتراب قصور، (۳) سید ابوالحسن جیکور،

(۴) حضرت قاضی محمود، (۵) حضرت قاضی سید اجمل جون پوری،

(۶) حضرت قاضی مطاہر، (۷) حضرت سید شمس ثانی،

(۸) حضرت قاضی سہاب الدین، (۹) حضرت سید صدر الدین،

(۱۰) حضرت شیخ حسین بلخی، (۱۱) حضرت سید صدر جہاں،

(۱۲) حضرت سید جمال الدین، (۱۳) حضرت شیخ آدم صوفی،

(۱۴) حضرت سلطان شاہ باز، (۱۵) حضرت سلطان حسن عربی،

(۱۶) حضرت میاں سیف اللہ، (۱۷) حضرت شیخ فخر الدین،

(۱۸) حضرت عادل شاہ، (۱۹) حضرت شیخ حسام الدین سلامتی،

(۲۰) حضرت حاجی ملنگ مداری، (۲۱) حضرت میاں میٹھے مدار علیہم الرحمہ

سلاسل قطب المدار:

میں نے ان سب بزرگوں کے نام اس لئے دیئے ہیں تاکہ اس سلسلے کی حقیقت ہر خاص وعام پر واضح روشن ہو جائے۔ پہلے یہ سارے سلسلے مکن پور ہی میں خاص تھے۔ لیکن پھر بعد میں دین کی تبلیغ وتعلیم کے لئے ان سب کو مختلف علاقوں میں جانا در ہنا پڑا۔ ان میں سبھی سلسلے اپنا مقام رکھتے ہیں لیکن ان میں پانچ سلسلے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

پہلے یہ سارے سلسلے مکن پور ہی میں خاص تھے، لیکن پھر بعد میں دین کی تبلیغ وتعلیم کے لیے ان سب کو مختلف علاقوں میں جانا در ہنا پڑا، ان میں سبھی سلسلے اپنا مقام رکھتے ہیں، لیکن ان میں پانچ (5) سلسلے خاص اہمیت رکھتے ہیں، جن میں پہلا سلسلہ حضرت ابوارغون علیہ الرحمہ سے ہے، جو مکن پور شریف میں آباد ہیں۔

عاشقانِ مدار :

دوسرا سلسلہ حضرت قاضی مطاہر علیہ الرحمہ سے ہے، جو بھٹنڈا میں آباد ہوا، اسی کو عاشقانِ مدار کہا جاتا ہے۔

طالبانِ مدار :

تیسرا سلسلہ حضرت قاضی محمود علیہ الرحمہ سے ہے، جو طالبانِ مدار کہا جاتا ہے۔

دیوانگانِ مدار :

چوتھا سلسلہ حضرت جمال الدین المعروف جمن جتی سے چلا، جسے دیوانگانِ مدار کہا جاتا ہے۔

خادمانِ مدار:

پانچواں سلسلہ حضرت اجمل جونپوری علیہ الرحمہ سے چلا، جسے خادمانِ مدار کہا جاتا ہے))۔

(مصنف) ختم ہے مجلس دویم اس کے پڑھنے اور سننے والے کو عشق اپنا عطا فرما۔ بحق محمد وآل محمد اصحاب پاک اجمعین تا کہ صادقوں کی عاقبت بخیر اور ایمان کی سلامتی رہے۔ بحق پنجتن پاک دوازدہ امام چاردہ معصوم چار پیر چودہ خانوادہ بزرگانِ دین کی توصیف بیان عطا فرما یارب العالمین دیا خیر الناصرین الحمد للہ رب العالمین۔ الفاتحہ جناب سید المرسلین جد الحسن والحسین رضی اللہ عنہم بروح پرفتوح حضرت سید شاہ بدیع الدین حضرت پیر زندہ شاہ مدار صاحب قدس سرہ کے نام ثواب پہنچادے۔

برحق لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ خیر خلق کل اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد واصحابہ وبارک وسلم .

((محشی))

صاحب کتاب نے اس مقام پر مجلس دوئم کا اختتام کیا اور ختم شریف کا اہتمام کیا۔

کتابیات

1- قرآن مجید

2- صحیح بخاری

3- صحیح مسلم

4- سنن ابن ماجه

5- شرح صحیح مسلم

6- مرقاۃ شرح مشکاۃ

7- مرأۃ المناصح شرح مشکاۃ

8- تفسیر روح البیان

9- کشف المحجوب

10- المع

11- مثنوی شریف

12- شرح خلیل

13- عین الفقر

14- محک الفقر

15- لطائف اشرفی

16- مدارِ اعظم

17- اسلامی انسائیکلو پیڈیا

18- رسول اللہ کا سفیر

Madaarimedia.Com